بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ اَوۡلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ اَہۡلِ سُنَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

ایمان کی حفاظت

ایمان کی لغت میں تصدیق کرنے (سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔ (قرطبی ج ۱ ص ۱۴۷) ایمان کا دوسرا لغوی معنٰی ہے امن دینا چونکہ مومن اچھے عقیدے اختیار کرکے اپنے آپ کو ہمیشہ کے عذاب سے امن دے دیتا ہے اس لئے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۹۸) اور اصطلاحِ شرع میں ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۵۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، درمختار ج ۶ ص ۳۵۴)

کفر کے لغوی معنی چھپانے کے ہیں (قرطبی ج ۱ ص ۱۶۵) اور اصطلاح میں کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، طحطاوی ج ۲ ص ۴۷۸) جیسے کوئی شخص اگر تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو مگر نماز یا روزے یا ختم نبوت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

ضروریاتِ دین:

ضروریاتِ دین، دین کے وہ مسائل ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتا ہو جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرھا مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس (ﷺ) خاتم النبیین ہیں حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو علماء کے طبقہ میں شمار نہ کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مسائل کا ذوق رکھتے ہوں وہ لوگ مراد نہیں جو دور دراز جنگلوں پہاڑوں میں رہنے والے ہوں جنہیں صحیح کلمہ پڑھنا بھی نہ آتا ہو کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس دینی ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا۔ البتہ ایسے لوگوں کے مسلمان ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۵۲)

اصل ایمان:

اصل ایمان صرف دل کی تصدیق ہے بدن کے اعمال ایمان میں بالکل داخل نہیں اور جہاں تک زبان سے اقرار کرنے کا تعلق ہے تو اس میں تفصیل ہے اگر دلی تصدیق کے بعد اسے زبان سے اظہار کا موقع نہ ملا تو اللہ عزوجل کے نزدیک مؤمن ہے اگر موقع ملا اور اس سے ایمان کے اظہار کا مطالبہ کیا گیا لیکن اس نے اقرار نہ کیا تو وہ کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو دنیوی احکام میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازے کی نماز پڑھیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر اللہ عزوجل کے نزدیک وہ مؤمن ہے اگر اسلام کے خلاف کوئی امر اس نے ظاہر نہ کیا ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۵۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، درمختار ج ۶ ص ۳۵۴، طحطاوی ج ۲ ص ۴۷۸)

زبان سے کفریہ کلمہ بولنا:

مسلمان ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا اکراہِ شرعی مسلمان کوئی کفریہ کلمہ نہیں کہہ سکتا وہی شخص ایسی بات زبان پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کردیا حالانکہ ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کی مخالفت کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۵۲، شرح فقہ اکبر ص ۲۵۷، درمختار ص ۶ ۳۵۶، شامی ج ۶ ص ۳۵۸، عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳، بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۷، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۸)

اگر کفر پر مجبور کیا گیا:

اگر معاذ اللہ عزوجل کسی شخص کو کلمۂ کفر جاری کرنے پر مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر یہ شرط ہے کہ دل میں وہی ایمانی اطمینان موجود ہو جو پہلے تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۵۳، بدائع الصنائع ج ۹ ص ۵۲۹، الاشباہ والنظائر ج ۲ ص ۸۰، شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، شرح فقہ اکبر ص ۳۱۲، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۱، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶)، نیز اس کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اگر وہاں توریہ کر سکتا ہے تو توریہ کرے مثلاً کسی کو معاذ اللہ عزوجل نبی کریم (ﷺ) کو برا کہنے پر مجبور کیا گیا اور اکراہ شرعی پایا گیا تو یہ اپنے دل میں کسی محمد نامی شخص کا خیال کر کے اسے برا کہہ دے اور نبی کریم (ﷺ) کا تصور ہرگز نہ کرے۔ اگر توریہ کرنا جانتا تھا اور اس پر قادر تھا مگر نہ کیا تو اس پر حکم کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵ مطبوعہ ضیاء القرآن)

کفر کی اقسام:

کفر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کفرِ لزومی، (۲) کفرِ التزامی) دونوں قسموں کے کفر کی تعریفیں اور احکام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام اہلسنت، مجدد دین، امام احمد رضا خان علیہ الرحمٰن فرماتے ہیں ہی سید العلمین محمد رسول اللہ (ﷺ) جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے ان سب باتوں میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے اور معاذ اللہ عزوجل! ان میں سے کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں ادنیٰ شک لانا کفر ہے پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

کفر لزومی:

کفرِ لزومی یہ ہے کہ جو بات اس نے کہی وہ عین کفر نہیں مگر کفر تک پہنچانے والی ہے یعنی کلام کا انجام اور حکم کالازم کفرِ حقیقی ہے مراد یہ کہ اگر مقدمات کو ترتیب دیا جائے اور تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروریِ دینی کا انکار لازم آئے۔ جیسے رافضیوں کا حضرت ابوبکر صدیق و حضرتِ عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی خلافت کا انکار کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام صحابہ گمراہ ہوں اور یہ بات قطعی طور پر کفر ہے مگر شیعوں نے اس بات کا صراحۃً اقرار نہ کیا بلکہ اپنے طور زبانی دعووں سے بعض صحابہ کرام مثلاً اہلبیت کرام کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ اس کفرِ لزومی کے بارے میں علمائے اہلِ سنت مختلف ہو گئے۔ جنہوں نے کلام کا کا انجام و لازم کی طرف نظر کی انہوں نے کفر کا حکم لگایا اور تحقیق نہ ہے کہ کفر نہیں بلکہ بدعت و بد مذہبی و گمراہی ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ج ۱۵ ص ۴۳۱، الشفاء ج ۲ ص ۲۷۸)

کفر التزامی:

التزامی یہ کہ ضروریاتِ دین میں کسی شے کا صراحت سے انکار کرے یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ کفر کے نام سے چڑے اور کمالِ اسلام کا دعویٰ کرے کفرِ التزامی کے یہی معنیٰ نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جاہل لوگ سمجھتے ہیں ایسا اقرار تو بہت سے کافر لوگوں میں بھی نہ پایا جائے گا۔ ہم نے بہت سے ہندوؤں کو دیکھا ہے کہ کافر کہلانے سے چڑتے ہیں بلکہ کفرِ التزامی کا یہ معنیٰ ہے کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہٖ کفر اور ضروریاتِ دین کے خلاف ہو جیسے نیچری فرقے نے فرشتوں، جنوں، شیطان، آسمان، جنت جہنم اور معجزاتِ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ان معنوں پر انکار کیا جو مسلمانوں کے نزدیک حضور پرنور (ﷺ) سے تواتر سے ثابت ہیں۔ نیچریوں نے مذکورہ تمام چیزوں کے اپنی طرف سے گھڑ کر مفہوم بیان کئے۔ ان کی تاویلیں ہرگز ہرگز انہیں کفر سے بچا نہ سکیں گی اور نہ ہی اسلام سے محبت اور قوم سے ہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔

منافقت:

منافقت یہ کہ زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ حضور اقدس (ﷺ) کے زمانہ مبارکہ میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے باطنی کفر کو قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز نبی کریم (ﷺ) نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے۔ اب اس زمانے میں کسی خاص شخص کی نسبت یقین سے کہنا کہ وہ منافق ہے ممکن نہیں کہ ہمارے سامنے جو اسلام کا دعویٰ کرے ہم اسے مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک کہ ایمان کے منافی کوئی قول یا فعل اس سے سرزد نہ ہو البتہ منافقت کی ایک شاخ اس زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جائے تو اسلام کے دعویٰ کے ساتھ بہت سے ضروریاتِ دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۵۴)

منافقت کی ایک قسم عملی منافقت بھی ہے کہ منافقوں جیسے اعمال کیے جائیں مثلاً وعدہ، خلافی، جھوٹ، لڑائی، گالی اور یونہی اس کو بھی منافقت کہا جاتا ہے کہ بظاہر اخلاص ظاہر کرے اور حقیقت میں ریا یا مخالفت ہو۔

توحید اور شرک

توحید:

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور احکام وافعال میں شریک سے پاک ماننا توحید ہے۔

شرک :

شرک کا معنی ہے اللہ کے سوا کسی کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی معبود ہونے میں دوسرے کو شریک کرنا یہ کفر سے بھی بدتر قسم ہے اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۵۴)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَنَّ اللّٰہَ لَآ یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ (النساء ۴۸)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس بات کو کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دیتا ہے جو اس کے علاوہ ہے جس کو چاہتا ہے۔

شرک کی اقسام :

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور احکام وافعال میں کسی غیر کو برابر ومساوی سمجھ لینے کا نام شرک ہے۔

علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے شرک کی حقیقت کے متعلق تحریر فرمایا:

الا شتراک هو اثبات الشريک فی الالوهية بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادة کما لعبدة الاصنام (شرح عقائد ص ۷۷)

ترجمہ: یعنی شرک یہ ہے کہ خدا کی الوہیت میں کسی کو شریک کرنا اس طرح کہ کسی کو واجب الوجود مان لینا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا خدا کے سوا کسی کو عبادت کا حق دار مان لینا جیسا کہ بت پرستوں کا خیال ہے۔

شیخ محقق حضرتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ رحمۃ الباری تحریر فرماتے ہیں۔ شرک سہ قسم ست در وجود، در خالقیت، در عبادت۔

(اشعۃ اللمعات ج ا ص ۷۲)

ترجمہ: شرک کی تین قسمیں ہیں۔ وجود میں، خالقیت میں، عبادت میں۔

شبہات اور ان کا رد :

شرک کی تعریف اور شرک کے اجمالی مراتب سمجھنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی مسلمان کسی نبی یا ولی کو واجب الوجود، شریک فی الالوہیۃ یا لائق عبادت ہرگز نہیں سمجھتا۔ انتہائی بات جس پر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں فرقے والے شرک کرتے ہیں وہ یہ کہ جن الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ وہ اگر انبیاء واولیاء پر کر دیا جائے تو اس کو شرک کہتے ہیں مثلاً اگر کسی کو مشکل کشا کہہ دیا تو اس کو شرک کہا جاتا ہے حالانکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ صرف نام کی مماثلت سے شرک نہیں ہو سکتا اور یہاں فرق یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ان چیزوں کا ثبوت ذاتی طور پر ہوتا ہے اور مخلوق کے لئے ان چیزوں کا ثبوت عطائی طور پر یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا سے۔ کیونکہ قرآنِ مجید میں خود اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں کہ جن صفات کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق کیا گیا ہے۔ انہی صفات کا اطلاق اللہ کے پیاروں پر بھی کیا گیا ہے مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات میں رؤف ورحیم کو ذکر فرمایا چنانچہ فرمایا واللہ رؤف بالعباد (ال عمران ۳۰) اور فرمایا الرحمٰن الرحیم (الحشر ۲۲) ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات مذکور ہیں اور انہی دو صفات کا اثبات نبی کریم (ﷺ) کے لئے بھی ہے مثلاً فرمایا بالمومنین رءوف رحیم (سورۃ التوبۃ ۱۲۸) اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے وما نقموا الا ان اغنهم اللہ ورسولہ من فضلہ (سورۃ التوبۃ ۷۴) ''اور انہیں کیا برا لگا یہی کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔'' اس آیت میں غنی کرنے کی نسبت اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف کی گئی ہے اسی طرح یہ تمام ....

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زندگی دینا اور موت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر سب جانتے ہیں کہ عزرائیل علیہ السلام موت دیتے ہیں حتیٰ کہ قرآن مجید میں بھی یہی ہے چنانچہ فرمایا قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم (سورۃ السجدۃ ۱۱) ''اور تم فرماؤ کہ موت کا فرشتہ تمہیں موت دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔'' اسی طرح قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا یدبر الامر (سورۃ یونس ۳) ''اللہ تعالیٰ جہاں کے کاموں کی تدبیر فرماتا ہے'' اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا فالمدبرات امرا (سورۃ نازعات ۵) ''اور ان فرشتوں کی قسم جو جہاں کے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں'' یونہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن مجید میں ہے اور عام مسلمان میں بھی معروف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اندھوں کو بینا کرتے اور کوڑھیوں کو شفایاب کرتے اور بیماروں کو تندرست کرتے بلکہ مردوں کو زندہ بھی کرتے تھے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جو لفظ بطور صفت اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے غیر کے لئے استعمال کرنے سے ہر جگہ شرک لازم نہیں آتا بلکہ بہت جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کے لئے ان صفات کا تذکرہ خود فرمایا ہے جیسا مذکورہ بالا آیات سے واضح ہے۔ جب قرآن مجید سے اس طرح مطلقاً شرک کے فتوے لگانے کی نفی ہوتی ہے۔ تو پھر جو لوگ مسلمانوں کو مشرک و بدعتی ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے ہیں اور بلاوجہ کفر و شرک کے فتوے لگا رہے ہیں انہیں خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور اس ظلم عظیم کے ارتکاب سے توبہ کرنی چاہئے۔

یونہی بعض لوگوں کی عادت یہ ہے کہ جس چیز پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نام آجائے اس کو حرام اور اس فعل کو بے دریغ شرک کہتے ہیں۔ جیسے جس چیز پر کسی بزرگ کا نام لے دیا جائے مثلاً حضور غوث پاک علیہ الرحمۃ کی گیارہویں وغیرہ تو ان کو شرک کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات واضح طور پر غلط ہے کہ صرف کسی کا نام آجانے سے کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے۔ تو قرآن کی سورتیں پر غیر اللہ کے نام ہیں مثلاً بقرۃ (گائے) آل عمران، النساء (عورتیں) جن، نمل (چیونٹی) وغیرہ اسی طرح حدیث کی کتابوں پر غیر اللہ کے نام ہیں مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہا یونہی مسجدوں پر غیر اللہ کے نام ہیں جیسے مسجد نبوی، مسجد قبا، مسجد اقصیٰ وغیرہا یونہی حدیث میں نماز کو داؤد علیہ السلام کی نماز، روزوں کو داؤد علیہ السلام کے روزے کہا گیا ہے۔ اسی طرح ہزاروں چیزیں ہیں جن پر ہم آئے دن غیر اللہ کا نام لیتے ہیں جیسے ان جگہوں پر شرک نہیں ہوتا اور وہ چیزیں حرام نہیں ہو جاتیں یونہی ختم و نیاز کی چیزیں بھی حرام نہیں ہو جاتیں۔ ان مسائل کی تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی تصنیفات مثلاً الامن والعلی وغیرہا اور دیگر علماء اہلسنت کی ان موضوعات پر تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

وسلوس کا بیان:

جس شخص کے دل پر ایسی بات گزرے کہ اسے کہنا کفر ہو اور وہ اسے ناپسند کرتا ہے تو یہ خالص ایمان ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳)

یہ حکم ہر قسم کے وسوسے کے متعلق ہے اور یہ مسئلہ بہت لوگوں کو درپیش رہتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت پریشان رہتے ہیں۔ ان کو یہ مسئلہ اچھی طرح یاد کر لینا چاہئے۔ اور اس کو پختگی کے ساتھ اپنے ذہن میں بٹھالیں کہ یہ بہت جگہ کام آئے گا ورنہ آدمی ہر وقت پریشان رہتا ہے اور بہت مرتبہ تو لوگ ان وساوس کی وجہ سے نماز اور دیگر بہت سے نیک کام چھوڑ دیتے ہیں۔ وسوسے کو خالص ایمان کی نشانی حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ جب شریعت نے خوف فرما دیا تو اب ان کی وجہ سے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

تکفیر میں احتیاط :

کسی کلام کے چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ فاعل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۵، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۱۰، عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۲ ص ۹۵، فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۵۷، فتاویٰ خیریہ ج ۱ ص ۱۰۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۸، درمختار ج ۶ ص ۳۶۸ فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۱)

کفر سے بچنے کی دعا:

کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہئے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی اطاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہئے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں

قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائیں اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

(شرح فقہ اکبر ص ۳۲۱، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۱، درمختار ج ۶ ص ۳۶۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۰، عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳، نہر الفائق ج ۳ ص ۲۵۳)

کفر سے توبہ اور گستاخ رسول (ﷺ) کی توبہ:

مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۱۱)

کچھ اور کہنا چاھتا تھا اور کلمہ کفر نکل گیا:

کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جب کہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والے کو معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی (یعنی اڑ گیا) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۷، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۹)

مرتد کا بیان:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ البقرۃ ۲۱۷)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (سورۃ المائدۃ ۵۴)

"اے ایمان والو اتم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل) ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہو گی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہو گی اور وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔"

اور فرماتا ہے:

قُلْ اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ (سورۃ التوبہ ۶۵، ۶۶)

"تم فرما دو کیا اللہ (عزوجل) اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے"

حدیث:

امام بخاری نے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی کہ حضور اقدس (ﷺ) نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔ (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے۔ اور کبھی

مسئلہ:

اللہ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

حدیث (۲)،(۳):

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور شیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جماعتِ مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرتِ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) سے روایت کی۔

حدیث(۴):

صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرتِ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کی خدمت میں چند زندیق پیش کئے گئے انہوں نے ان کو جلا دیا جب یہ خبر عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع کیا۔ فرمایا کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انہیں قتل کرتا اسلئے کہ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔

مرتد کی تعریف :

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

مرتد ہونے کی شرائط:

مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

۱) **عقل:** نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔

۲) **ہوش:** اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ ہاں اگر نبی کریم (ﷺ) کی کوئی نشہ کی حالت میں گستاخی کرے تو وہ کافر ہے۔

۳) **اختیار:** مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے معنیٰ ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضربِ شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو **اِلَّا مَنۡ اُکۡرِہَ وَ قَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ** (سورۃ النحل ۱۰۶) (اکراہ کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے۔) (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۱۰)

مسئلہ:

آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآنِ عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔" یہ بھی غلط ہے کہ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا **قل یا یھا الکفرون** (سورۃ الکافرون ۱) اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا؟ خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن کو کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لئے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح کفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا ان سے جزیہ لینا، اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں" مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن حدیث وغیرہما سے علماء نے انہیں بتائے یا عوام کے لئے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلوتہی اور اعراض کے کیا

معتبر ؟

مسئلہ:

کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا؟ (اس مسئلہ کی تفصیل او پر وسوسے کے بارے میں گزر گئی)۔

مسئلہ:

ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر لڑائی جھگڑے ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصّوں سے نجات پائیں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام وکلام ترک کردیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کردیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔ واللہ الموفق۔

مسئلہ:

کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہوگیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری ونفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمۂ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے کہ کلمۂ شریف کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سؤر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے کہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (ﷺ) کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ:

زمانۂ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہوگئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہوگئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ:

اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کرسکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہیں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید نکاح اسلام اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ:

عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہوگیا تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ:

عورت مرتد ہوگئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہوسکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار)

مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مسلمہ سے، نہ کافرہ سے، نہ مرتدہ سے، نہ حرہ سے، نہ کنیز سے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:

مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:

مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہوسکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ:

کلمۂ کفر کو حقیر سمجھتے ہوئے بولنا کفر ہے اگرچہ وہ اعتقاد نہ رکھتا ہو۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمۂ کفر کہہ دینے کی کوئی بڑی بات نہ سمجھے اور جری ہو کہہ دے) (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۷، فقہ اکبر ص ۲۸۰، فتاویٰ خانیہ ۵۷۳، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶)

مسئلہ:

جس نے مذاق کے طور پر کلمۂ کفر کہا وہ بھی کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۰، بحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۲، فتح القدیر، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۹)

کفریہ اقوال کا بیان
(اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق)

(۱) جس نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے موصوف کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی نام کا مذاق اڑایا یا اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑایا یا اس کے وعدے یا وعید کا انکار کیا تو ایسے آدمی کی تکفیر کی جائے گی۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۵، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۳۶۱، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۲، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۸۸، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۴)

(۲) اگر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کھاتا، پیتا، سوتا اور تھکتا ہے یا اس قسم کی ایسی چیزیں جو اللہ کی ذات میں نقص اور عجز پیدا کریں اس کی طرف منسوب کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں تو وہ کافر ہے۔ (الاستعداد از اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

(۳) ''اللہ تو ہمارے لئے ڈائزفام ۸۰ کی گولی کھا کر سو گیا ہے۔'' یہ کہنا کفر ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کو گالی دینا سنجیدگی میں یا مذاق میں، رضا میں یا غصے میں کفر ہے۔

(۵) یہ کہنا صبح صبح دعا مانگ لیا کرو اس وقت اللہ فارغ ہوتا ہے کفر ہے۔

(۶) اگر ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کا بار بار ذکر کیا تو دوسرے نے اس سے کہا ''کیا وہ (اللہ) تمہارا چچازاد بھائی ہے؟'' کہنے والا کافر ہو جائیگا۔ (حموی علی الاشباہ)۔

(۷) یہ کہنا کہ ''اتنی نیکیاں نہ کرو کہ خدا کی جزا کم پڑ جائے۔'' کفر ہے۔

(۸) جب بادل گرجتے ہیں تو بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گرج رہا ہے یہ کہنا کفر ہے۔

(۹) پیارا ایسا ہے کہ خدا کو بھی حیرت ہے۔ یہ کلمۂ کفریہ ہے۔

(۱۰) فلاں کی حرکتوں سے تو اللہ تعالیٰ بھی پریشان ہے یا فلاں کو پیدا کر کے تو اللہ تعالیٰ بھی پریشان ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۱) تمہارے بال تمہارے رب نے بڑی فرصت سے بنائے ہیں یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۲) وہ تو اللہ کے پچھواڑے رہتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۳) خدا کو مخلوق کہنا، خدا کو بھول جا کہنا، خدا کا بندہ بننے سے انکار کرنا، خدا کی نفی کرنا کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۵)

(۱۴) گر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو سجدہ کرنے میں ایک شریف انسان کی ذلت وتوہین ہے اور یہ شریف انسان کی شان کے لائق نہیں تو کافر ہے۔

(۱۵) خدا ناراض ہوتا ہے تو ہو یا رب روٹھتا ہے تو روٹھے میرا محبوب مجھ سے نہ روٹھے۔ یہ جملہ عام طور پر گانوں میں استعمال ہوتا ہے اور لوگ ایسے گانے بخوشی چلاتے اور سنتے ہیں ان سب پر حکم کفر ہے۔

(۱۶) کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں، یہ کہنا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ۹ ص ۱۶۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، خانیہ ج ۳ ص ۵۷۸، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۶)

(۱۷) جو اللہ تعالیٰ کے لئے خطا، نسیان، اور نقصان کو جائز قرار دے وہ کافر ہے۔

(۱۸) یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ خطا کرتا ہے یا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ بھولتا ہے یا یہ کہنا کہ اس میں کوئی نقص ہے کفر ہے۔

(۱۹) نجانے میرا ابلاوا کب آئے گا شاید بنانے والا بھول گیا شاید بنانے والا بھول گیا یہ قول کفر ہے۔

(۲۰) میری قسمت میں شاید اللہ میاں کچھ لکھنا ہی بھول گیا ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۲۱) زید نے کہا یار ہوسکتا ہے آج بارش ہو جائے بکر زید کے پاس آیا اور کہا نہیں یار اللہ تو ہمیں بھول گیا ہے یہ بھی کفر ہے۔

(۲۲) کسی نے کہا خدا سے ڈر، دوسرے نے کہا خدا کہاں ہے یہ کلمۂ کفریہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ۹ ص ۱۶۹، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲) اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنا یا اس کے وجود میں شک کرنا کفر ہے۔

(۲۳) اگر اللہ ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا یہ کہنے والا کافر ہے۔

(۲۴) اگر واقعی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مجبوروں کا سہارا ہوتا، یہ کہنے والا کافر ہے۔

(۲۵) اللہ تعالیٰ کے کسی شے میں حلول کرنے کا عقیدہ کفریہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۱۰)

(۲۶) اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا کفر ہے چنانچہ جو شخص بطورِ اعتراض کہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز قرآن پاک میں کیوں ذکر کردی؟ تو وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ ج ۶ ص ۲۱۰)

نوٹ: ذیل میں مذکور تمام جملے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کے طور پر کہنا کفر ہے۔

(۲۷) یہ کہنا اللہ نے فجر کی نماز بہت جلدی رکھ دی ہے کفر ہے۔

(۲۸) کبھی ہم فلاں کے ساتھ تھوڑا کچھ کرلیں اللہ میاں فوراً ہمیں پکڑ لیتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۲۹) یہ لوگوں کے ساتھ کچھ بھی کریں اللہ کی طرف سے فل (FULL) آزادی ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۰) ہم ان کے ساتھ تھوڑا بھی کرلیں اللہ فوراً پکڑ لیتا ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۱) اللہ نے ہمیشہ میرے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۲) ہمیشہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۳) اللہ عزوجل نے میری قسمت ابھی تک ذرا بھی اچھی نہیں بنائی یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۴) شاید اس کے خزانے میں میرے نام کا کچھ بھی نہیں ہے میری دنیاوی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں زندگی بھر میری کوئی دعا قبول نہیں ہوتی جس کو چاہا وہ دُور چلا گیا ہر خواب میرا ٹوٹا، تمام ارمان کچلے گئے اب آپ ہی بتائیں میں کیسے اللہ پر ایمان لاؤں یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۵) کیسے یقین کروں وہ (اللہ) سنتا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۶) اس نے آج تک میری کوئی دعا پوری نہیں کی یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۷) ایک شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ میاں بھی ایسوں کے ساتھ ہوتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۸) اس شخص کو خوف خدا اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کے ساتھ ہے کہ جا بیٹا محمد اقرار ٹو لوگوں کی بہن بیٹی کے دوپٹے اتار ان پر جھوٹے الزامات لگا میں تیرے ساتھ ہوں یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۹) مگر اللہ نے ہر موڑ پر یہ ثابت کیا کہ میں مجبوروں اور غریبوں کا ساتھ نہیں دیتا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۴۰) اگر واقعی اللہ غریبوں کا ساتھ دیتا تو اقرار جیسے لوگ اب تک سزا پا چکے ہوتے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۴۱) جو کچھ وہ ہمارے ساتھ کرتا ہے اللہ میاں خود کھڑے ہو کر اس کے ساتھ ہمارا تماشہ دیکھتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۴۲) جو کہے "مجھے نہیں معلوم اللہ تعالیٰ نے جب مجھے دنیا میں کچھ نہ دیا تو مجھے کیوں پیدا کیا۔" یہ قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲)

(۴۳) یونہی بطورِ اعتراض یہ کہنا "میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے فلاں کو کیوں پیدا کر دیا؟" کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۲۰)

(۴۴) دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی کاہے کو دنیا بنائی یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۴۵) جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا "اے اللہ تو نے مال لے لیا، فلاں چیز لے لی اب کیا کرے گا؟ اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟" یہ قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۲۱، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵، بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۲)

(۴۶) کسی مسکین نے اپنی محتاجی دیکھ کر یہ کہا اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اسے تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے؟ ایسا کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۲)

(۴۷) کہتے ہیں اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے میں کہتی ہوں یہ سب بکواس ہے یہ کلمۂ کفریہ ہے۔

(۴۸) جن لوگوں کو میں پیار کرتی ہوں وہ پریشانی میں رہتے ہیں اور جو میرے دشمن ہوتے ہیں اللہ ان کو خوشحال رکھتا ہے یہ کلمۂ کفریہ ہے۔

(۴۹) آپ کے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کچھ نہ دکھایا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۰) اللہ تعالیٰ کے گھر کا تو سارا نظام ہی الٹا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۱) اللہ تعالیٰ خود عیاروں اور مکاروں کا ساتھ دیتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۲) جو کہے "اگر اللہ تعالیٰ نے میری بیماری اور بیٹ کی مشقت کے باوجود مجھے عذاب دیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا" یہ کہنے والا کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۵، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۲)

(۵۳) اگر کسی نے بیماری، غربت یا کسی مصیبت کی زیادتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا مثلاً اس نے کہا اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں تو وہ کافر ہے۔

(۵۴) جو کہے "اے اللہ! مجھے رزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔" ایسا شخص کفر ہے۔ (فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۶، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۳۶۶)

(۵۵) اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کرنا، اسے ظالم کہنا کفر ہے۔ (فتاوی امجدیہ ج ۴ ص ۴۳۲، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۶، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۶)۔

(۵۶) اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۷) اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۸) کوئی حیرت انگیز بات سن کر کہنا ظلم خدا کا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۹) ایک انسان کی وفات ہوگئی۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ "اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔" تو یہ کفر ہے۔

(۶۰) جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی، (مثلاً کسی کا بیٹا مر گیا یا کوئی عظیم حادثہ ہوگیا تو اس نے یوں کہا کہ "اللہ نے یہ بڑا ظلم کیا" یا یوں کہا کہ "اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا" تو کافر ہوگیا۔

(۶۱) جو کہے "اللہ تعالیٰ نے ایسا کام کیا جس میں حکمت نہیں" وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۴، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۲)

(۶۲) اللہ تعالیٰ نے یہ حکم تو سراسر فضول دے دیا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۶۳) خدا کے احکام میں بے جا سختی ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۶۴) کسی سے کہا گیا "فلاں تیرے ساتھ صحیح نہیں کر رہا اس نے کہا میرے ساتھ تو خدا بھی صحیح نہیں کر رہا" یہ قول کفر ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

(۶۵) جس نے کوئی برا جانور دیکھ کر کہا "اللہ تعالیٰ کو بھی کوئی اور کام نہ تھا جو ایسا جانور پیدا کر دیا۔" یہ کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲، فتاوی تاتارخنیہ ج ۵ ص ۴۷۲)

(۶۶) جو شخص یہ کہے "میں صرف جنت حاصل کرنے اور دوزخ سے بچنے کے لئے عبادت کرتا ہوں اگر یہ نہ ہوتا تو میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرتا" ایسا شخص کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۳)

(۶۷) جس نے اللہ تعالیٰ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا یا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کو جائز سمجھا کفر ہے۔

(۶۸) جو شخص کہے "اللہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نے نہیں کیا حالانکہ وہ کام اس نے کیا ہے" تو اس پر حکمِ کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۳، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۱، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۰)

(۶۹) یہ کہا خدا جانتا ہے میں تجھے ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں حالانکہ وہ دعا نہیں کرتا تو اس پر حکمِ کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۱)

(۷۰) زید، عمرو کی شکایت بکر کے سامنے کر رہا ہے اور کہتا ہے اللہ جانتا ہے میں شکایت نہیں کر رہا ہوں یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۷۱) یہ کہنا "خدا جانتا ہے کہ تم مجھے فلاں سے یا سب سے زیادہ محبوب ہو" حالانکہ ایسا نہ ہو تو یہ کفر ہے۔

(۷۲) یونہی اگر کوئی کہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اللہ گواہ ہے حالانکہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا تو اس پر حکمِ کفر ہے۔ ان جزئیات سے پتا چلا کہ کسی بھی جھوٹی بات پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانا یا جھوٹی بات پر جان بوجھ کر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۷۳) جس نے کہا "خدا کی اور تیرے قدموں کی مٹی کی قسم" یہ قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۶)

(۷۴) جو غیر خدا کو "اے معبود" یا "اے میرے معبود" کہے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۵)

(۷۵) غیر خدا کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا کفر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۱) اور بت کو سجدہ کرنا عبادت کے لئے نہ ہو صرف تعظیم کے لئے ہو اسے بھی فقہاء نے کفر فرمایا ہے۔

(۷۶) ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳) اگرچہ مذاق میں ہو کہ مذاق میں بھی کفر کفر ہے۔ یونہی ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ہولی دیوالی پوجنا کفر ہے۔

(۷۷) جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو خدا مانے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۲ ص ۳۰، شامی جلد ۶ ص ۳۷۸) یہی حکم کسی بھی غیر اللہ کو خدا ماننے کا ہے۔ جزئیہ میں حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کی تصریح محض شیعہ کے بعض فرقوں کو اعتبار سے ہے کہ ان کے بعض فرقے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو خدا مانتے ہیں۔

(۷۸) اللہ تعالیٰ کو رام کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۸)

(۷۹) جو شفا کی نیت سے غیر خدا کی عبادت کرے وہ کافر ہے اور اسے جائز سمجھنے والا بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۷۰)

نوٹ:

بعض لوگ جو ہندوستان سے آئے ہیں یا جو ہندوؤں کے ساتھ رہتے ہیں ان کے بارے میں سنا ہے کہ کسی خاص قسم کی بیماری میں وہ کالی ماتا یا کسی اور جھوٹے معبود کے نام کا سجدہ کرتے ہیں یہ بھی کفر ہے۔

(۸۰) اپنے پیروں کو خدا اور رسول کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۱۸)

(۸۱) سب میں خدا کا حصہ ہے اور سب خدا ہیں کلمہ کفریہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۳۲)

آج کل بہت سے جاہل درویش اس طرح کے دعوے کرتے ہیں کہ ہر شے خدا ہے یا ہر چیز میں خدا ہے اور اس کو تصوف کا بہت بڑا درجہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صریح کفر ہے۔ وحدت الوجود کا نظریہ جو اکابر صوفیاء کرام میں پایا جاتا تھا اس سے جدا ہے۔ اور وہ معرفت کے اسرار میں سے ہے۔ جس کے بارے میں عوام میں کلام کرنا ہی نہ چاہئے چہ جائیکہ غلط و باطل کفریہ مفہوم بیان کر کے لوگوں کے ایمان کا صفایا کر دیا جائے۔ وحدت الوجود کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے فتویٰ رضویہ قدیم کی چھٹی جلد کا مطالعہ فرمائیں۔

(۸۲) زید، عمرو سب کو خدا کہنا کفر ہے جیسے جاہل درویش کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۴)

(۸۳) جو کہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۷)

(۸۴) کہ کہنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں کفر ہے۔

(۸۵) کسی نے مُردے کے بارے میں کہا "اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اس کا محتاج ہے یہ کہنے والا کافر ہے۔" (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۸)۔

(۸۶) یونہی اللہ تعالیٰ کو کسی بھی شئے یا کسی ذات کا محتاج کہنا کفر ہے۔

(۸۷) کسی کا بیٹا فوت ہو گیا اس نے کہا اللہ تعالیٰ کہ یہ چاہئے ہوگا یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو محتاج قرار دیا۔(فتاویٰ بزازیہ ج ٦ ص ٣٤٩)

(۸۸) جس نے کہا ''اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں کے ساتھ جنت میں داخلے کا حکم کرے گا تو میں نہیں جاؤں گا'' کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ٣٢٠، البحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٣)، مجمع الانھر ج ٢ ص ٥٠٩) فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٣٨٦)

(۸۹) اگر ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا کہ ''اگر اللہ بھی تیری شفارش کرے تو میں اس کی سفارش قبول نہیں کروں گا۔'' تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۹۰) اگر کہا کہ ''اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں کے بغیر جنت دی تو میں جنت میں نہ جاؤں گا'' یا کہا ''اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص یا عمل کی وجہ سے جنت دی تو جنت میں نہ جاؤں گا۔'' ایسے پر حکم کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ٣٢٠، البحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٤، مجمع الانھر اج ٢ ص ٥٠٩، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٣٨٦)

(۹۱) کسی نے کہا ''اللہ تعالیٰ جہنم میں بھیجنے کے علاوہ کیا کر سکتا ہے؟'' یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ٣٢١، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٧٢)۔

(۹۲) یہ کہا ''اگر خدا بھی مجھے اس کام کا حکم دیتا جب بھی نہ کرتا۔'' تو کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، البحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٤، فتاوی خانیہ ج ٣ ص ٥٧٤، فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ٢٦٣، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٨٥)

(۹۳) یہ کہنا کہ ''اگر قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ فیصلہ کرنے میں شک کا اظہار ہے۔(فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ٢٥٩)

(۹۴) یہ کہنا ''اگر اللہ تعالیٰ بھی مجھے اس کام کا حکم دے تو نہ سنوں گا۔'' کلمۂ کفریہ ہے۔(مجمع الانھر ج ٢ ص ٥٠٤، فتاوی عالمگیری ص ٢٥٨، فتاوی رضویہ قدیم ج ٦ ص ١١٣)

(۹۵) دو آدمیوں میں لڑائی ہوئی کسی نے کہا صلح کر لو اس پر اس نے کہا تم تو کیا اگر خدا بھی کہے تو بھی صلح نہیں کروں گا۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۹۶) ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا کہنے والا کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، خانیہ ج ٣ ص ٥٧٥ م فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ٢٥٨، فتاوی بزازیہ ج ٦ ص ٣٢٥، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٦٧)

(۹۷) ''میرے ظلموں سے تجھے خدا بھی نہیں بچائے گا۔'' یہ کہنا کفر ہے۔

(۹۸) جس نے بطور انکار کہا ''خدا کیا کر سکتا ہے۔'' یا کہا ''خدا اس کے سوا کیا کر سکتا ہے۔ کہ دوزخ میں ڈال دے'' کہ کہنے والا کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ١٢٦٢، البحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٦، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٧٢)

(۹۹) جس سے کسی کام میں کہا گیا ''کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟'' اس نے کہا ''نہیں'' ایسے پر حکم کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ٢٩٨، بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ٢٦١، بحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٣، فتاوی خانیہ ص ٢، ٥٧٣، ٥٧٨، طحطاوی علی الدر ج ٢ ص ٤٧٩، مجمع الانھر س ٢ ص ٥٠٥، فتاوی بزازیہ ج ٦ ص ٣٣٧، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٣٦٩)

(۱۰۰) کسی زبان دراز آدمی سے کہا خدا تمہاری زبان کا مقابلہ نہیں کر سکتا میں کیسے کر سکوں گا یہ کہنا کفر ہے۔(بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، فتاوی عالمگیری ج ٢ ص ٢٥٩)

(۱۰۱) ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں کیوں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھے کہاں سے ہوگی یہ قول کفر ہے۔(بہار شریعت حصہ ٩ ص ١٦٩، فتاویٰ عالمگیری ج ٢ ص ٢٦١، فتاوی تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٧٠)

(۱۰۲) ارے یہ تو اتنا چالاک ہے کہ خدا کو بھی دھوکہ دیدے یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۰۳) اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے۔(بہار شریعت حصہ ١ ص ٨)

(۱۰۴) اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ماننا کفر ہے یعنی یہ کہنا اللہ تعالیٰ اوپر ہے وغیرہا۔(البحر الرائق ج ٥ ص ٢٠٣، فتاوی رضویہ قدیم ج ٦ ص ٣٣، مجمع الانھر ج ٢ ص ٥٠٥، فتاویٰ عالمگیری ج ٢ ص ٢٥٩، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ٥ ص ٤٦٧)

(۱۰۵) خدا کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۸۰، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۴، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۴) اللہ تعالیٰ کے لئے مکان اور جہت ثابت کرنے والے جملے لوگوں میں بہت زیادہ رائج ہوتے جارہے ہیں مثلاً اوپر والا کہنا تو بہت عام ہے۔ اور یہ لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈراموں سے لیا ہے ایک مصدقہ اور انتہائی معتبر روایت کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ انڈیا کی سو میں سے پچاس سے زیادہ فلموں میں یہ لفظ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور اسی سے یہ لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور چونکہ عام آدمی کفریات کی پہچان عام طور پر کم ہی کرپاتا ہے اس وجہ سے نجانے کتنے لوگ اپنا ایمان روزانہ برباد کرتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں پر جن سے زندگی میں یہ جملہ صادر ہوا ہوان پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے ایمان لائیں اور اگر بیوی والے ہیں تو نئے سرے سے نکاح بھی پڑھیں کاش یہ لوگ فلموں ڈراموں کو چھوڑیں اور ضروریاتِ دین کا علم حاصل کریں۔

(۱۰۶) روزی دینے والا اوپر بیٹھا ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۰۷) اللہ تعالیٰ کے لئے جسم کا قائل کافر ہے۔ (فتاوی رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۲۵۰) اللہ تعالیٰ کے جسم اور مکان ثابت کرنا کفر ہے اس مسئلہ کی مکمل اور واضح تفصیل کے لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی مبارک تصنیف "قوارع القہار" کا مطالعہ فرمائیں۔ آسان اردو میں لکھی ہوئی ایک جامع اور نفیس کتاب ہے۔

(۱۰۸) جو کہے اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے بیٹھا یا کھڑا ہو گیا وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۵۹، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۶)

(۱۰۹) یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم ہو۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۸، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹)

(۱۱۰) جو کہے اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے اگر مکان کی نیت ہے تو کفر ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہیں تب بھی کفر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۴، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۴) اس طرح کے جملے بھی لوگوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ بچوں کو باقاعدہ سکھایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان یا عرش پر ہے اور بچوں سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ آسمان پر۔ یہ سب کلمات کفریہ ہیں ان سے احتراز فرض ہے۔

(۱۱۱) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، آسمان میں ہے اس سے کوئی جگہ خالی نہیں یہ سب اقوال کفریہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۳، خانیہ ج ۳ ص ۵۷۸، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۴)۔

(۱۱۲) یہ کہنا کہ "کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہیں" یہ کلمہ کفر ہے۔ (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۲۳)

(۱۱۳) جو کہے اللہ تعالیٰ آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۴)

(۱۱۴) کسی نے کہا ان شاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر ان شاء اللہ کروں گا یہ کلمہ کفریہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۵)

(۱۱۵) ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں اللہ کے مقدر کئے بغیر کرتا ہوں یہ کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰)، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۵، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۴)۔

(۱۱۶) اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبد اللہ یا عبد الخالق یا عبد الرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، شرح فقہ اکبر ص ۳۱۵، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۶، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۴، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۴) تصغیر کا مطلب............ ہے کہ کسی شئے کو چھوٹا کر کے بیان کرنا جیسے کتاب سے کتابچہ یا لکھ سے لکھڑا۔

(۱۱۷) صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ بد دین ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۴)، کافر ہے، (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۳)

(۱۱۸) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہاں اللہ سبحانہٗ کے علم کو لازم وضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرلے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمۂ کفر ہے۔(الکوکبۃ الشھابیہ)

(۱۱۹) اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق۔لہٰذا جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔(الکوکبۃ الشھابیہ)

(۱۲۰) اللہ تعالیٰ کیلئے یہ ماننا کہ وہ سوتا، اونگھتا، بہکتا، اور بھولتا ہے کفر ہے۔(الکوکبۃ الشھابیہ)۔

(۱۲۱) جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے۔(الکوکبۃ الشھابیہ)

(۱۲۲) یہ کہنا کہ ''اللہ تعالیٰ کا علم قدیم نہیں ہے۔'' کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ص ۲۶۲)

(۱۲۳) جو عالم میں کسی شئے کو قدیم (یعنی ہمیشہ سے) مانے یا کسی شے کے حادث ہونے میں (عدم سے وجود میں آنے میں) شک کرے وہ کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ا ص ۴، امجدیہ ج ۴ص ۴۴۴)۔

(۱۲۴) جو اللہ کے لئے باپ یا بیوی یا بیٹا مانے وہ کافر ہے اور جو ممکن کہے وہ گمراہ بددین ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ا ص ۴، البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۲، مجمع الانہر ج ۲ص ۵۰۴، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۳)

(۱۲۵) حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں مگر کان آنکھ زبان سے اس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ا ص ۵) اور اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ماننا کفر ہے۔(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۳)

(۱۲۶) کوئی شخص غیر خدا کے لئے ذاتی (یعنی بغیر اللہ کے دیئے) علم غیب مانے وہ کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ا ص ۵) یونہی اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر کسی کیلئے ایک ذرے کا علم یا ایک ذرے کی ملکیت ثابت کرنے والا کافر ہے۔اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء واولیاء کو جو غیب کا علم ہے یا ان میں دوسری صفات پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہیں۔اس کے باوجود بعض لوگ ان صفات کا ثابت کرنا شرک مانتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کی صفات بھی ذاتی نہیں عطائی ہیں تبھی تو شرک بنے گا۔اور یہ بات سراسر باطل وکفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو عطائی مانا جائے۔

(۱۲۷) اللہ عزوجل کی طرف جہالت یا عجز یا نقص کی نسبت کرنا کفر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۲، خانیہ ص ۵۷۵، مجمع الانہر ج ۲ص ۵۰۴، فتاوی عالمگیری ج ۲ص ۲۵۷، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۳)

(۱۲۸) کوئی چھپر پھاڑ موئی اپنی جیبیں جھاڑ موئی۔یہ کلمۂ کفریہ ہے۔

(۱۲۹) خدا سے چھین لاؤں گا یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۳۰) چھوڑ و یار خدا سے ہم خود ہی نمٹ لیں گے۔یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۳۱) جو کہے اللہ تعالیٰ کفر پر راضی ہے وہ کافر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۳، فتاوی عالمگیری ج ۲ص ۲۵۶، تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۵)

(۱۳۲) جو کہے اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انصاف کریگا تو میں انصاف کروں گے ایسے پر حکم کفر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ص ۲۵۹، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۵)

(۱۳۳) کوئی اپنی بیوی سے کہے تو مجھے خدا سے زیادہ پسند ہے وہ کافر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۳، مجمع الانہر ج ۲ص ۵۰۵، عالمگیری ج ۲ص ۲۵۹، تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۶۸)

(۱۳۴) اللہ تعالیٰ سے کسی شئے کے ایک ذرے کے علم کی نفی کرنا کفر ہے، اور یونہی معدوم کے علم کی نفی کرنا کفر ہے۔

(۱۳۵) جو کہے کہ معدوم شئے اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں وہ کافر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ص ۲۰۳، مجمع الانہر ج ۲ص ۵۰۵، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ص ۲۶۲، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ص ۴۷۲)

(۱۳۶) اللہ تعالیٰ سے کسی شئے کے ایک ذرے کے علم کی نفی کرنا کفر ہے۔

(۱۳۷) یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں اور فرشتے روح نکالنے آگئے کلمہ کفریہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ص ۱۱۳)

(۱۳۸) غیر خدا کو قیوم، قدوس، رحمٰن و دیگر ایسے اسماء جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں کہنا بعض فقہاء نے کفر لکھا ہے۔(مجمع الانہر ج ۲ص ۵۰۴، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ص ۱۹۶) لہٰذا اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

(۱۳۹) جو کہے جب تک خدا اور سول کو دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائیں گے وہ کافر ہیں۔(فتاوٰی رضویہ قدیم ج ۶ص ۱۱۸)

(۱۴۰) معبودانِ باطل کی جے (برتری، فتح) بولنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۴۹)

(۱۴۱) ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۳)

(۱۴۲) کفر کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۵)

(۱۴۳) جو کہے میں توحید (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت) کو نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

(۱۴۴) اللہ تعالیٰ سے استغناء ظاہر کرنا کفر ہے یعنی یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں یا مجھے اللہ کی رضا کی ضرورت نہیں یا اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں مجھے تو اپنے محبوب کو رضا چاہئے۔ اس طرح کے جملے گانوں میں اور مجازی محبت کرنے والوں میں بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے بچنا فرض ہے۔

(۱۴۵) کسی سے کہا گیا زیادہ نہ کھا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ کھانے کو پسند نہیں کرتا اس نے کہا میں کھاؤں گا وہ (خدا) چاہے تو مجھے دوست بنائے یا دشمن یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰) اور یہی حکم زیادہ ہنسنے یا سونے پر کہنے کے جواب پر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

(۱۴۶) کسی شخص سے کہا گیا کہ "اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرو۔" اس نے کہا کہ "مجھے نہیں چاہیے۔" ایسا کہنا کفر ہے۔

(۱۴۷) کسی سے کہا گیا گناہ نہ کر اللہ تعالیٰ عذاب دے گا اس نے کہا میں ایک ہاتھ سے سارا عذاب اٹھالوں گا یہ کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

(۱۴۸) جو کہے اگر تو الہ العٰلمین بھی ہو تب بھی تجھ سے اپنا حق لے لوں گا یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۸)

(۱۴۹) جو کہے مجھے اللہ عزوجل کا حکم یا نبی (ﷺ) کی شریعت پسند نہیں یا اسے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے چار بیویاں حلال کی ہیں اس نے کہا مجھے یہ حکم پسند نہیں یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۱، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۸)

(۱۵۰) جو شخص کہے اگر اللہ تعالیٰ مجھے دس نمازوں کا حکم دیتا تو میں نماز نہ پڑھتا یا کہے اگر اس طرف قبلہ ہوتا تو میں نماز نہ پڑھتا ایسا شخص کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۹، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷)

(۱۵۱) کسی سے کہا گیا خدا سے حیا کر اس نے کہا میں نہیں کرتا یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷)

(۱۵۲) کسی سے کسی نے کہا "سامان زیادہ ہوگا کوئی گاڑی کر لینا۔" اس نے کہا "اللہ مالک ہے"۔ تو اس نے کہا "اللہ مالک نہیں خود ہی کرنا ہے۔" یونہی بیوی نے شوہر سے کہا کہ "فلاں کام ضرور کر دینا۔" شوہر نے کہا "اللہ مالک ہے۔" اس پر بیوی نے کہا "اللہ مالک نہیں بس آپ کو کام کرنا ہے۔" تو جس نے کہا "اللہ مالک نہیں" وہ کافر ہے۔

انبیاء کے متعلق

(۱) جو یہ مانے کہ نبی کریم (ﷺ) کے بعد کسی کو نبوت ملی یا اسے جائز جانے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۸، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۳۹۶)

(۲) آیت خاتم النبیین کے مشہور معنی میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۲۳۴)

(۳) مرزائیوں کے کفر پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ سمجھنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۱) اس میں قادیانیوں کے تمام گروہ شامل ہیں۔ وہ قادیانی بھی جو مرزا غلام احمد کو نبی مانیں اور وہ بھی جو مرزا کو مجدد یا مسیح مانیں اور وہ بھی جو ان میں سے تو کچھ نہ مانیں مگر اس کو محض مسلمان مانیں بلکہ وہ بھی کافر ہیں۔ جو اس کے عقائد کو جان کر اسکے کافر ہونے پر شک کریں۔ قادیانی عقائد کی پوری تفصیل امام اہلسنت، الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان کے رسائل میں موجود ہے جو ردِ مرزائیت کے نام سے ملتے ہیں۔

(۴) جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے معجزہ طلب کرے وہ کافر ہے البتہ اگر اس کے عجز کے اظہار کے لئے ہو تو کفر نہیں۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا کبھی معجزہ ظاہر نہیں کر سکتا۔

(۵) غیرِ انبیاء کے لئے وحیِ نبوت ماننا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۳)

(۶) جو کہے کہ نبوت عبادت و ریاضت کر کے حاصل کی جا سکتی ہے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۳)

(۷) جو شخص نبی سے نبوت زائل ہو جانے کو جائز جانے وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۳)

(۸) جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو چھپایا اور لوگوں تک نہ پہنچایا وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۴)

(۹) جو غیر نبی کو نبی سے افضل یا اس کے برابر مانے وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۵، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۳۱، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۹، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۴۲۰)

(۱۰) اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت علی، محمد رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ نبوت میں شریک ہیں تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۱۱) آئمہ اہل بیت کو انبیاء سے افضل جاننا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۶۲)

(۱۱) حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کو نبیوں سے افضل ماننے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۱۸)

(۱۲) شہید کو رسول اللہ پر فضیلت دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۳۲)

(۱۳) جو اپنے آپ کو پیغمبر یا رسول کہے اور تاویل یہ کرے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے۔ یعنی یہ تاویل نہیں سنی جائے گی کیونکہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنیٰ میں ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۹)

(۱۴) جس نے توہین یا دشمنی کے طور پر تمنا کی کہ انبیاء میں سے کوئی نبی نہ ہوتا اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۶، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷، ۳۳۵، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۱)

(۱۵) کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۵، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۹، ۳۵، فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۷۰، فتاویٰ خیریہ ج ۱ ص ۱۰۲، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴)۔

(۱۶) ایک شخص نے نبی کریم (ﷺ) کی عظمت و شان کو بیان کیا تو دوسرے شخص نے غصے میں کہا "اب کیا میں تمہارے رسول کو گالی دوں؟ اس دوسرے شخص کا قول کفر ہے۔

(۱۷) انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک چوہڑے، چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفریہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۷)

(۱۸) جو کہے کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اللہ عزوجل کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے وہ کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۱)

(۱۹) یہ کہنا کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کیطرف نماز میں خیال لے جانا اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے کفر اور سخت گستاخی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۶۵، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۶)

(۲۰) شیطان کا علم نبی کریم (ﷺ) کے علم سے زیادہ ماننا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۷۰)

(۲۱) نبی کریم (ﷺ) کے علم کو بچوں، جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح کہنا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۷۰، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۷۳، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۱۱)

(۲۲) حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو ناکارے لوگ کہنا جیسا کہ مولوی اسماعیل نے کہا خالص کفر ہے۔

(۲۳) جو کہے کہ میں اس کے کلام کی تصدیق نہ کروں گا اگرچہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵)

(۲۴) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی بے ادبی حرام ہے یا کفر؟ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۸۲) کیونکہ ان کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ نبی ہیں یا نہیں اگر نبی ہوں تو ان کی گستاخی کفر ہے اور نبی نہ ہوں تو ان کی گستاخی کفر نہیں۔ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ان کے بارے میں راجح یہ ہے کہ نبی نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

(۲۵) کسی سے کہا نبی اور فرشتے بھی تیرے سامنے گواہی دیں تو تو ان کی تصدیق نہ کرے گا اس نے کہا ہاں جواب دینے والا کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۶، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۲)

(۲۶) جو کسی نبی سے بغض رکھے وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۵، تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۸، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹، منحۃ الخالق ج ۵ ص ۲۱۱، درمختار و شامی ج ۶ ص ۳۷۰)

(۲۷) کسی نبی پر عیب لگانا کفر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۹)

(۲۸) انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔ مثلاً معاذ اللہ! یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷، ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۸)۔

(۳۰) یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے عشق میں دربدر پھرتے رہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۳۱) اگر کسی نے انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو کسی کاغذ میں لکھا اور پھر جان بوجھ کر اس کاغذ کو نجاست میں پھینکا تو وہ کافر ہے۔

(۳۲) جو معجزات کا مطلقاً انکار کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۲)

(۳۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردہ زندہ کرنے کا انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۲)

(۳۴) جس نے کسی چیز کو اس وجہ سے ناپسند کیا کہ وہ نبی کریم (ﷺ) کو پسند ہے۔ مثلاً کدو شریف وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۷، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۱، طحطاوی علی الدرج ص ۴۷۹) یہی حکم ہر نبی علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ ان کی پسند کردہ چیزوں کو اس وجہ سے ناپسند کرنا کہ یہ انہیں پسند تھیں کفر ہے۔

(۳۵) نبی کریم (ﷺ) کے بُغض رکھنا اور آپ کے نام، رسالت، سیرت، سنت کو تحقیراً ناپسند کرنا کفر ہے۔

(۳۶) گستاخ رسول (ﷺ) کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔ (فتویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۹)

(۳۷) جو نبی کریم (ﷺ) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے یا موئے مبارک کو توہین سے یاد کرے آپ کے لباس مبارک کو گندا اور میلا بتائے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴، اور یہی حکم ہر نبی علیہ السلام کی بے ادبی کے متعلق ہے۔

(۳۸) اگر کسی نے نبی کریم (ﷺ) کا مذاق اڑایا یا تعدادِ ازواج کی وجہ سے اعتراض کیا تو کافر ہے۔

(۳۹) جو نبی کریم (ﷺ) کے کسی عمل کو خلافِ ادب کہے کافر ہے مثلاً کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۲) یونہی عمامہ باندھنے یا شملہ لٹکانے وغیرہ کو۔

(۴۰) جو سرکارِ مدینہ (ﷺ) کے ناخن مبارک کو بڑے بڑے کہے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰)

(۴۱) جو نبی کریم (ﷺ) کی طرف پاگل پن منسوب کرے اگرچہ ایک لمحے کے لئے وہ کافر ہے۔ اور غشی یا بیہوشی منسوب کرنے سے نہیں۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۰)

(۴۲) جو کہے کہ نبی کریم (ﷺ) کی طرف سے ہم پر کوئی نعمت نہیں ہے وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۴)۔

(۴۳) جو کہے میں نہیں جانتا کہ نبی اپنی قبر میں مومن ہے یا کافر، وہ کافر ہے۔

(۴۴) نبی کریم (ﷺ) کو بطورِ گستاخی یتیم کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۲۷، شفاء شریف ج ۲ ص ۲۱۰)

(۴۵) نبی کریم (ﷺ) کو بطورِ گستاخی بیچارہ کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۲۸، شفاء شریف ج ۲ ص ۲۱۰)

(۴۶) رسول اللہ (ﷺ) کے اللہ کا بندہ ہونے کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۶۷)

(۴۷) رسول اللہ (ﷺ) کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۶۷)۔ یونہی اس میں شک کرنا بھی کفر ہے کہ نبی کریم (ﷺ) کی بشریت قرآن مجید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۰)

(۴۸) رسول کو ایلچی کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۵)۔

(۴۹) ترکِ تعظیم کے طور پر خالی رسول رسول کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۷۳)۔

(۵۰) جو کہے اگر فلاں نبی ہوتا میں اس پر ایمان نہ لاتا یہ کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴)

(۵۱) نبی کریم (ﷺ) کی طرف تکبر کی نسبت کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۳۵)

(۵۲) جو رسول اللہ (ﷺ) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنے کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۹۹)

(۵۳) جو کہے میں بے واسطہ رسول، اللہ تک پہنچا دیتا ہوں وہ کافر ہے۔

(۵۴) نبی کریم (ﷺ) کو بہروپیا کہنا کفر شدید ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۱۱)

(۵۵) جو نبی کریم (ﷺ) کو مخلوق نہ مانے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۳۴)

(۵۶) جو نبی کریم (ﷺ) کو خدا کہے یا دونوں کو بعینہ ایک ذات مانے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۶۴)

(۵۷) جو کسی کو حضور (ﷺ) کی صفات خاصہ میں آپ کی مثل مانے وہ گمراہ ہے یا کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۱۸)

(۵۸) یہ کہنا ''اگر آدم علیہ السلام گندم نہ کھاتے تو ہم بد بخت نہ ہوتے'' کفر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۱، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۶)

(۵۹) جو کہے میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں وہ کافر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۸، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۶)

(۶۰) حضرتِ خضر وذوالکفل علیہم السلام کی نبوت کا انکار کفر نہیں کیونکہ یہ اجماع سے ثابت نہیں (اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ نبی ہیں)۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۸، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹)

(۶۱) اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا میں تم سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسی محمد رسول اللہ (ﷺ) سے بلکہ اس سے بھی زیادہ تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۶۲) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو میرے نزدیک محمد رسول اللہ (ﷺ) سے زیادہ سچا اور زیادہ عزت والا ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔

فرشتوں کے متعلق

(۱) کسی بھی فرشتے کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، البحر الرائق، ج ۵ ص ۲۰۵، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۶، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۷، در مختار ج ۶ ص ۳۷۵، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۶)

(۲) اگر کسی نے جبریل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم السلام کے ناموں کو کسی کاغذ میں لکھا پھر ان کی توہین اور حقارت کی وجہ سے گندگی میں پھینکا تو کافر ہے۔

(۳) دشمن ومبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگئے یا کہا اسے ویسے ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا مقصود ہے تو وہ کفر ہے اور موت کی ناپسندگی کی بناپر ہے تو کفر نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۸، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۶، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸)

(۴) فرشتوں کو قدیم (ہمیشہ سے) ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۲۴)

(۵) فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۲۴)

(۶) کسی نے کہا ''فلاں کی شہادت قبول نہیں کروں گا اگرچہ وہ جبریل ومیکائیل ہی کیوں نہ ہوں'' یہ قول کفر ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵)

(۷) جو کہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۱۸، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۵۱، شامی ج ۶ ص ۳۷۸)

(۸) جو کہے حضرتِ عزرائیل علیہ السلام نے روح قبض کرنے میں غلطی کی وہ کافر ہے۔ (مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۷)

قرآن کے متعلق

(۱) جس نے دف یا کسی باجے کے ساتھ قرآن پڑھا اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۲) جو شخص کسی آسمانی کتاب کا انکار کرے وہ کافر ہے یا اللہ کے کسی وعدے یا وعید کو جھٹلائے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸)۔

(۳) جس شخص نے قرآن یا مسجد یا اسی طرح کی شریعت میں معظم چیزوں کی توہین کی وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸، بہار شریعت حصہ ا ص ۵۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷)

(۴) جس نے توہین کے طور پر قرآن پر پاؤں رکھا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸، البحر الرائق، ج ۵ ص ۲۰۵ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷)

(۵) جس شخص سے کہا گیا تو قرآن کیوں نہیں پڑھتا یا زیادہ قرأت کیوں نہیں کرتا اس نے جواب میں تحقیراً کہا میرا دل بھر گیا یا کہا مجھے ناپسند ہے یہ کہنا کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷)

(۶) جس نے قرآن کی کسی آیت کا انکار کیا یا قرآن میں کسی شے کو عیب دار کہا یا بغیر تاویل کے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے قرآن ہونے کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸)

(۷) جس نے سورۃ نمل والی بسم اللہ کے قرآن ہونے کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹)

(۸) جس نے قرآن کی کسی آیت کا مذاق اُڑایا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۶، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۹) جس نے دوسرے سے کہا **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** سے ہنڈیا پکاؤ اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے اس سے مذاق کا ارادہ کیا تبرک کا نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹)

(۱۰) جس نے قرآن پڑھنے کا مذاق اڑایا اس نے کفر کیا البتہ اگر قاری یا اس کی آواز و لہجے کا مذاق اڑایا تو کفر نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۱۱) جس نے کہا "میں نے یا فلاں نے سورۃ الاخلاص کی یا فلاں سورت کی کھال اتار دی" اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ۲۷۹، فتاوٰی عالمگیریہ ج ۲ ص ۲۶۷، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۱۲) جس نے بہت زیادہ تلاوتِ قرآن کرنے والے سے کہا "تو نے قرآن کا یا فلاں سورت کا گریبان پکڑ لیا ہے۔" اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹)

(۱۳) جس نے مذاق کے طور پر کہا فلاں **انا اعطینک الکوثر** سے بھی چھوٹا ہے اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۱۴) جس نے مریض کے پاس سورۃ یٰس پڑھنے والے سے تحقیر کی نیت سے کہا تو کیا مردے کے منہ میں سورۃ یٰس ڈالتا ہے۔؟ ایسا شخص کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۰، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۱۶) جو قرآن کو غیرِ عربی کہے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۲) البتہ چند الفاظ قرآن میں غیر عربی ہیں۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۹)

(۱۷) قرآن میں تحریف و تبدیل کرنا یا اسے جائز ماننا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، بہار شریعت حصہ ا ص ۱۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹، فتاوٰی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۴)

(۱۸) ہنسی مذاق کی نیت سے بے موقع آیاتِ قرآنیہ پڑھنا کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱)

(۱۹) جو اللہ تعالیٰ کے کلام کو مذاق کے طور پر اپنے کلام میں استعمال کرے اس پر حکمِ کفر ہے۔ مثلاً کوئی پانی سے بھرا پیالہ لایا تو پڑھا **کَاْسًا دِهَاقًا** (سورۃ النبأ ۳۴) یا تولتے اور ماپتے ہوئے کہا **واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون** (سورۃ المطففین ۳) یا لوگوں کو جمع کرتے ہوئے کہا **فجمعنا ھم جمعا** (سورۃ الکھف ۹۹) یا پڑھا **وحشرنھم فلم نغادر منھم احدا** (سورۃ الکھف ۴۷) (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۲۰) جو قرآن کو مخلوق مانے وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ا ص ۵، البحر الرائق، ج ۵ ص ۲۰۵، ۲۰۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸، فتاوٰی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۹)

(۲۱) جان بوجھ کر قرآنِ پاک کو زمین پر پھینکنا کفر ہے۔ (فتاوٰی امجدیہ ج ۴ ص ۴۴۱)

(۲۲) اگر کسی نے قرآن کو توہین کی نیت سے نجاست میں ڈالا یا نجاست کے قریب پھینک دیا تو کافر ہے۔

(۲۳) جو شخص قرآنِ مجید کو ناقص کہے وہ کافر ہے۔ (فتاوٰی امجدیہ ج ۴ ص ۴۴۲)

(۲۴) جو قرآنِ پاک کی بیان کردہ چیز کے سچا ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۴)

(۲۵) اگر کوئی قرآن میں موجود انبیاء کے قصص، رسولوں کے معجزات کا انکار کرے یا قرآن میں جو چیونٹیوں اور ہدہد کے کلام کا تذکرہ ہے اس میں شک کرے یا موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے قصے، اسراء (مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک)، اصحاب فیل، اور ابابیل پرندوں کے واقعہ، اصحابِ کہف کے قصے، ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں پھینکے جانے وغیرہا قصصِ قرآن کے سچا ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

(۲۶) جو شخص قرآن شریف یا مصحف کی یا اس میں سے کسی حصہ کی توہین کرے یا ان دونوں کو گالی دے یا اس کا انکار کرے یا کسی حرف کا یا کسی آیت کا انکار کرے یا اس کو جھٹلائے یا اس کے کسی حصہ کو یا اس کے کسی حکم یا جزو کو جھٹلائے۔ جس کی اس میں تصریح کی گئی ہے یا جس کی اس نے نفی کی ہے اس کو ثابت کرے یا جس کو اس نے ثابت کیا اس کی نفی کرے حالانکہ وہ اس کو جانتا ہے یا اس میں کچھ شک کرتا ہے تو وہ بالاجماع اہلِ علم کے نزدیک کافر ہے۔

(۲۷) یہ کہنا کہ آیات واحادیث کچھ نہیں کلمۂ کفریہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۶۵۴)

(۲۸) اگر کوئی شخص فرشتوں جنوں اور شیطانوں کے وجد کا انکار کرے یا ان کے بارے میں جو قرآن میں آیات آئیں ہیں ان کو کہے کہ یہ پہلے لوگوں کے افسانے (جھوٹے قصے) ہیں کافر ہے۔ آجکل لوگوں میں یہ بات بھی بطور فیشن رائج ہے کہ جو اپنے آپ کو زیادہ پڑھا لکھا سمجھتے ہیں وہ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسے دقیانوسیت اور من گھڑت خیالات اور جاہلانہ تخیلات قرار دیتے ہیں یہ تمام اقوال کفر ہیں کیونکہ جنات کا وجود قرآنِ مجید سے ثابت ہے حتیٰ کہ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام سورۃ جن ہے۔ اور اس سورت کے علاوہ دیگر متعدد مقامات پر بھی جنات کا تذکرہ موجود ہے۔

(۲۹) قرآن میں جو ملائکہ، جنات اور شیاطین کے قصے ہیں اک کو یہ کہنا کہ یہ خیالی کہانیاں ہیں کفر ہے۔

(۳۰) یہ کہنا کہ خدا شرک بھی بخش دے گا کلمۂ کفریہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۶۵۴) کیونکہ یہ نصِ قرآنی کی تکذیب ہے۔

(۳۱) اپنے آپ کو قرآن کہنا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۵)

(۳۲) جو قرآنِ مجید کو ناقص مانے وہ کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۴۲۰)

(۳۳) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ جو قرآن پاک نبی کریم (ﷺ) پر نازل کیا گیا ہے وہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور ان کی اولاد ہونے والے اماموں کے پاس محفوظ ہے اور یہ جو قرآن ہمارے پاس ہے تحریف شدہ ہے جس کو عنقریب امام منتظر آکر جلادے گا تو وہ کافر ہے۔

(۳۴) قرآنِ مجید میں جو ایک لفظ، ایک حرف، اور ایک نقطے کی کمی بیشی کا قائل ہے یقیناً کافر و مرتد ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۴۹۱)

(۳۵) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ قرآن میں جو کچھ ہے اس میں سے بعض بعض سے حقیقت میں ٹکراتا ہے تو وہ کافر ہے۔

(۳۶) اگر کوئی قرآن کے معجزہ ہونے میں شک کرے یا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے جانے میں شک کرے تو کافر ہے۔

(۳۷) اگر کوئی قرآن کو یا اس کی کسی سورت کو یا اس کی کسی آیت سے کم حصے کو گالی دے تو کافر ہے۔

(۳۸) اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن تو صرف وعظ وارشاد کی کتاب ہے تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۳۹) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اس زمانے میں اگر تمام لوگ جمع ہو جائیں تو قرآن کی مثل یا قرآن سے بہتر کتاب لا سکتے ہیں تو وہ کافر ہے۔

حشر و نشر سے متعلق

(۱) جو شخص قیامت کے احوال یا میزان یا پل صراط کے احوال یا جنت یا دوزخ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۷۸، ۳۱۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)
البتہ میزانِ حقیقی یعنی ترازو، پل صراط اور حساب کے انکار کے کفر ہونے میں اختلاف ہے۔(شرح فقہ اکبر ۳۱۹)

(۲) جس نے کہا میں نہیں جانتا قیامت کیا ہے یہ قول کفر ہے جبکہ بطریق انکار ہو۔(شرح فقہ اکبر ۳۰۰)

(۳) مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۳۵، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴، فتاویٰ خیریہ ج ۱ ص ۱۰۸)

(۴) جو مظلوم سے کہے تو قیامت کی بھیڑ میں مجھے کہاں تلاش کر سکتا ہے یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴، خانیہ ج ۳ ص ۵۷۵)

(۵) اگر قیامت کے وقوع کو کوئی بعید سمجھے وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹)

(۶) کسی سے کہا گیا "دنیا چھوڑتا کہ تجھے آخرت ملے" اس نے کہا "میں ادھار کے بدلے نقد نہیں چھوڑتا" یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۲۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵، ۱۲، بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۳، فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۸۶)

(۷) جو کہے آج مجھے ادھار دیدے قیامت میں سارا چکادوں گا ایسے پر حکمِ کفر ہے کیونکہ اس کے قول کا ظاہر قیامت کا انکار کرنا ہے یا اس نے عذاب سے خوف کی نفی کی یا اس نے قیامت کے دن مال کے بدلے نیکیاں دینے کی نفی کی۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲)۔

(۸) جو کہے مجھے گندم دیدے قیامت میں تجھے جو دیدوں گا یہ قول کفر ہے کیونکہ اس میں قیامت کا مذاق اڑایا گیا ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲)

(۹) جو قرض خواہ سے کہے دس (روپے) اور دیدے قیامت میں بیس لے لینا یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۳، خانیہ ج ۳ ص ۵۷۹)

(۱۰) جس نے کہا "میرا محشر سے کیا تعلق یا کہا میں محشر سے نہیں ڈرتا یا کہا میں قیامت سے نہیں ڈرتا" یہ تمام اقوال کفریہ ہیں۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲)

(۱۱) جس نے کہا دنیا میں روٹی ہونی چاہیئے آخرت میں جو چاہے ہو یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۲۰)

(۱۲) اگر کسی مریض نے کہا "یا اللہ! چاہے مسلمان مار، چاہے کافر مار۔" یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۲۰، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵)

(۱۳) کسی سے کہا گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈال دے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یہ کلمہ کفریہ ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۰)

(۱۴) یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۲۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴، فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۸۶، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۱۸)

(۱۵) جو روح کو فنا مانے وہ بدمذہب ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۲۶)

(۱۶) حساب قیامت کا منکر کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۳۹)

(۱۷) جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۴۲)

(۱۸) قیامت میں بعث و حشر و حساب وثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنیٰ ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں جو شخص ان چیزوں کو تو حق مانے مگر ان کے نئے معنیٰ گڑھے وہ کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۴۳)

(۱۹) جو کہے میں نہیں جانتا، کافر جنت میں جائے گا یا جہنم میں یا کہے میں نہیں جانتا کہ کافر کا ٹھکانا کیا ہے ایسے پر حکم کفر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۲۰) دخولِ جنت کے بعد دیدارِ الٰہی کا منکر کافر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)

(۲۱) جو کہے کہ میں ثواب و عذاب سے بیزار ہوں اس پر حکمِ کفر ہے۔(البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹) اور اس کا انکار بھی کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۱، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۵، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۵)

(۲۲) اگر کہا کہ قیامت میں رضوانِ جنت کو کوئی چیز نہ دی تو وہ جنت کا دروازہ نہ کھولیں گے یہ قول کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵)

(۲۳) اگر کسی نے کہا اچھا ہے جہنم میں جائیں گے فلمی اداکار وہیں ہونگے کفر ہے۔

(۲۴) اگر کسی نے کہا جہنم میں جائیں گے تو اگر سردی میں جنتی آگ لینے آئیں گے ہم نہیں دیں گے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۲۵) اگر کوئی قیامت کے دن اور حساب وعقاب کی حکمت پر اعتراض کرے کافر ہے۔

شریعت سے متعلق

(۱) شریعت کا مذاق اڑانا یا توہین کرنا کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۴، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۹۵، فتاویٰ خیریہ ج ۱ ص ۱۰۵، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۱۴۱، العقود والدریہ ج ۱ ص ۱۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۲) کسی کے سامنے شریعت کی بات کی اس نے کہا شریعت گئی بھاڑ میں ہر وقت شریعت شریعت کرتے رہتے ہو۔ ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۳) کسی سے کہا گیا شریعت پر عمل کرو تو اس نے کہا کیا شریعت پر عمل کر کے بھوکا مروں۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۴) کسی سے کہا گیا تو کون سے مذہب پر ہے شافعی یا حنفی؟ اس نے جواب دیا میں دونوں مذہبوں پر لعنت بھیجتا ہوں یہ کلمہ کفریہ ہے۔ (طحطاوی ج ۲ ص ۴۷۹)

(۵) کسی سے پوچھا کہ تم سنی ہو یا دیوبندی اس نے کہا میں سب پر لعنت بھیجتا ہوں، یہ کفر ہے۔

(۶) جو کہے ساری شریعت حیلوں اور دھوکے بازی کا نام ہے۔ وہ کافر ہے (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷)

(۷) جس شخص کے سامنے شریعت کا ذکر کیا گیا اس نے ناپسندیدگی کی آواز نکالی یا اظہار کیا یا کہا یہ تو شر ہے۔ اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۹۰، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۸) جس نے شریعت یا اس کے مسائل کی توہین کی اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹)

(۹) اگر کسی کو حدیث سنائی تو وہ کہے میں نے اسٹوریاں بہت سنیں ہیں بس کرو کفر ہے۔

(۱۰) اگر کسی نے حدیث اور سیرت کی کتابوں کی توہین اور حقارت کی نیت سے پھینکا یا پھاڑ دیا تو کافر ہے۔

(۱۱) شیو سے تو چہرہ نورانی ہو جاتا ہے اور داڑھی سے بے رونق۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۲) مسئلہ شریعت سن کر کہنا یہ فضول گھڑنت اور زبردستی کا ٹھا چلانا ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۳) امر بالمعروف کے بارے میں کہنا کہ اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ کلمۂ کفریہ ہے۔

(۱۴) اگر کوئی اسلام میں پردہ کی مشروعیت کی حکمت پر اعتراض کرے اور اس کو مسلمان عورتوں پر حرام قرار دے تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۱۵) اگر کوئی گمان کرے کہ اسلام ہی مسلمانوں کے غیر مسلمین سے پیچھے رہ جانے کا سبب ہے تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۱۶) اگر کوئی گمان کرے کہ مسلمان ترقی اسی وقت کر سکتے ہیں جب وہ اپنی دینی بوسیدہ تعلیمات کو چھوڑ دیں گے تو ایسا گمان کرنے والا کافر ہے۔

(۱۷) کسی سے کہا گیا داڑھی رکھی اس نے کہا کام کی بات کرو۔ یعنی داڑھی کو فضول ولغو سمجھا۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۱۸) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا شرک ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مشرکین اپنے بتوں کی طرف منہ کرتے تھے تو ایسا مدعی کافر ہے۔

(۱۹) کسی سے کہا کہ یہ کیا تو نے عمامہ وغیرہ کیا پاگلوں والا لباس پہنا ہوا ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۲۰) جو کہے توبہ کوئی چیز ہی نہیں ہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۱۷)

(۲۱) قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۶۷)

(۲۲) ہم کو شریعت منظور نہیں، رواج منظور ہے کہنا کلمہ کفریہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۹)

(۲۳) شریعت کو فرضی اور خود ساختہ کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۵)

(۲۴) شریعت تو مولویوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں ایسا کہنا کفر ہے۔

(۲۵) عدت کا انکار کرنا کفر ہے مثلاً یہ کہنا کہ عدت کی کچھ ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۳۹، فتاویٰ خیریہ ص ۱۰۷)

(۲۶) جو تیمم کرنے والے پر ہنسے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹)

(۲۷) سنت کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کے ترک پر ہمیشگی کرنا کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۴، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲، النھر الفائق ج ۳ ص ۲۵۲، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶)

(۲۸) جو شخص سنت کی تحقیر کرے وہ کافر ہے جیسے داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ، باندھنا، شملہ لٹکانا (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۰، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳ نھر الفائق ج ۳ ص ۲۵۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۲)

(۲۹) یہ کہنا ''میں شرع ورع نہیں جانتا'' کفر ہے یا کہا میں شریعت کا کیا کروں (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸)

(۳۱) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں درجات طے کرتے کرتے ایسے درجہ تک پہنچ گیا ہوں کہ اب میں احکاماتِ الٰہیہ کا مکلف نہیں رہا میرے لئے حلال وحرام، اطاعت ومعصیت سب برابر ہیں تو ایسا مدعی کافر ہے۔

(۳۲) شریعت صرف مولویوں کیلئے ہے ایسا کہنا کفر ہے۔

(۳۳) اگر کوئی بلند جگہ پر بیٹھے اور اس کے ارد گرد لوگ ہوں جو اس سے مسائل پوچھیں اور ہنسیں اور اسے تکیے سے ماریں یعنی شریعت کا مذاق اُڑائیں تو سب کافر ہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۶)

(۳۴) کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملے میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸، خیریہ ج ۱ ص ۱۰۶، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۹، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۸، فتاوی تاتارخانیہ ج ص ۴۶۷)

(۳۵) جان بوجھ کر غیر قبلہ کی طرف یا بغیر طہارت کے نماز پڑھنا کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۵۷) جبکہ اسے جائز سمجھے یا استھزاءً یہ فعل کرے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۶، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۲، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۲ نہر الفائق ج ۳ ص ۲۵۲، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۱)۔

(۳۶) عاشورہ کے دن کسی سے کہا گیا کہ سرمہ لگاؤ کہ اس دن سرمہ لگانا سنت ہے اس نے کہا یہ تو عورتوں اور ہیجڑوں کا کام ہے یہ کہنے والا کافر ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاوی تاتارخانیہ ج ۲ ص ۴۸۲)

(۳۷) کسی سے کہا گیا سر منڈاؤ اور ناخن کاٹو کہ یہ سنت ہے اس نے بطورِ انکار اور بطورِ رد کے کہا میں نہیں کرتا اگرچہ سنت ہی ہو ایسے پر حکمِ کفر ہے اور یہی حکم ہر سنت کے بارے میں ہے (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۲)

(۳۸) شریعت کی متواتر خبروں کا یا متواتر حدیث کا انکار کفر ہے جیسے مردوں پر ریشم کے حرام ہونے یا اصل وتر یا اصل قربانی کا انکار کرنا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۶، بحر ص ۲۹۴، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۲ طحطاوی علی الدر ج ۲ ص، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۵، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاوی تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۱)

(۳۹) مطلقاً تیمم کا انکار کفر ہے نیز تیمم کو جاہلوں کا فعل سمجھنا بھی کفر ہے۔

(۴۰) داڑھی منڈانے کو سنت کہنا کلمہ کفریہ ہے۔ فتاوی (رضویہ جدید ج ۱۵ ص ۲۶۶)

(۴۱) اصلِ شفاعت کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۴۲) مطلقاً داڑھی کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۴۳) جس نے خبرِ واحد کا بطورِ تحقیر وتوہین انکار کیا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۶، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۲، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶)

(۴۴) جس نے کہا ''اللہ نے میرا مال کم کیا اب میں اس کے حق میں کمی کروں گا اور نماز نہ پڑھوں گا''۔ ایسا کہنے والا کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۳، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۰)

(۴۵) نماز اُٹھک بیٹھک ہے ''روزہ بھوکا مرنا ہے'' جتنے نمازی، حاجی ہیں سب بے ایمان ہیں'' یہ سب کلماتِ کفریہ ہیں (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۵) مذکورہ تینوں جملے کفریہ ہیں۔

(۴۶) کسی سے کہا گیا نماز پڑھو اس نے جواباً کہا ایسی اُٹھک بیٹھک ہم کرتے رہتے ہیں۔ جواب دینے والا کافر ہے۔

(۴۷) بطورِ انکار یا بوجہِ تحقیر یا اس بنا پر کہ اللہ نے اس پر نماز فرض نہیں کی یا اس بناء پر کہ نماز واجب نہیں جو شخص کہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۰)

(۴۸) کسی نے کسی بیمار مسلمان سے کہا کہ تو نماز پڑھ لے اس نے اس کے جواب میں کہا اللہ کی قسم میں کبھی نماز نہ پڑھوں گا اور اس نے پھر کبھی بھی نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ مرگیا تو وہ کافر کہا جائے گا اور اگر صرف یہ کہا کہ نہیں پڑھونگا تو اس کے اس کہنے میں چار احتمال ہیں:۔

۱۔ ایک تو یہ کہ نماز نہیں پڑھتا اس لئے کہ پڑھ چکا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ نماز نہیں پڑھتا یعنی تیرے حکم سے نہیں پڑھتا اس لئے کہ تجھ سے جو بہتر ہے وہ حکم کر چکا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ نہیں پڑھتا یعنی بے باکی اور فسق کے طور پر کہا۔

ان تینوں صورتوں میں وہ کافر نہیں۔

۴۔ چوتھے یہ کہ نماز نہیں پڑھتا اس وجہ سے کہ مجھ پر نماز واجب نہیں ہے اور نہ مجھے اس کا حکم کیا گیا ہے۔

اس چوتھی صورت میں وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے جواب میں مطلقاً یہ کہا کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو وہ ان وجوہ کی وجہ سے کافر نہیں ہوگا۔

(۴۹) کسی سے کہا گیا کہ نماز پڑھ لے اس نے جواب میں کہا ''میں پاگل ہوں جو نماز پڑھوں اور اپنے اوپر کام بڑھاؤں'' یا اس طرح کہا ''مدت گزری کہ میں نے بیگار نہیں کی۔'' یا یہ کہا کہ ''عقلمند کو ایسے کام میں نہ پڑنا چاہیئے جس کو آخر تک نباہ نہ سکے۔'' یہ کہا کہ ''میرے واسطے اور لوگ کر لیتے ہیں'' یا یہ کہا ''نماز پڑھنے سے مجھے کوئی سرفرازی نہیں مل جاتی ہے'' یا کہا کہ ''تو نے نماز پڑھ لی تو کیا سربلندی حاصل کر لی یہ کفر ہے۔

(۵۰) جو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے اور اس کے علاوہ نہیں اور کہتا ہے یہی بہت ہے کیونکہ ہر نماز ستر گنا ہے ایسا شخص کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۱)

(۵۱) اگر کوئی کہے کہ جھوٹ اور بری باتوں سے رکنے کا روزہ رکھنا رمضان کے روزوں سے بے پرواہ کر دیتا ہے تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۵۲) کسی سے نماز پڑھنے کا کہا گیا تو اس نے کہا ہم نے باری تقسیم کی ہے ایک دن میں پڑھتا ہوں دوسرے دن میرا بھائی۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۳) پیر سے کہا نماز پڑھو اس نے کہا میرے مرید پڑھ رہے ہیں۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۴) کسی سے کہا نماز پڑھو اس نے کہا نماز تو غریبوں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۵) کسی سے کہا نماز پڑھو اس نے جواباً کہا اگر جنت میں جانا ہوگا تو جنت میں چلے جائیں گے اور اگر جہنم میں جانا ہوگا تو چلے جائیں گے نماز سے کیا ہوتا ہے۔

(۵۶) کسی سے کہا کہ ''نماز پڑھو'' اس نے کہا ''خدا نے ہمیں کیا دیا ہے۔ جو نماز پڑھیں؟ کلمہ کفریہ ہے۔

(۵۷) اگر کوئی نمازوں کی فرضیت اور ان کی رکعتوں کی تعداد پر اعتراض کرے تو کافر ہے۔

(۵۸) جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۲۵)

(۵۹) ضروریات دین کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۳۷۸)

(۶۰) اگر کوئی یہ کہے کہ استغفار کرنا اور تسبیح پڑھنا نماز سے مستغنی کر دیتے ہیں تو اس پر حکم کفر ہے۔

(۶۱) جو شخص یہ کہے نماز پڑھنا کا حکم کہیں نہیں قائم کرنے کا حکم ہے وہ ہم نے دل سے قائم کی ہے کافر ہے۔

(۶۲) اگر کسی نے یہ کہا ہم سے تو عیسائی اچھے ہیں ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھتے ہیں ہمیں روزانہ پڑھنی پڑتی ہے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۶۳) کسی نے کہا ایک دو نماز ہوتی تو بندہ پڑھ لیتا یہ پانچ کون پڑھے۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۶۴) جو نماز کے معروف معنی کا انکار کرے کافر ہے۔ مثلاً نماز سے مراد محض اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

(۶۵) جو شخص یہ کہے میں نماز نہیں پڑھتا میرے پیر نے نمازیں بخشوا دیں ہیں کافر ہے۔

(۶۶) جو قبلہ کی سمت کا مطلقاً انکار کرے کافر ہے۔

(۶۷) نماز دل کی ہوتی ہے ظاہری نماز میں کیا رکھا ہے۔ کہ کہنا کفر ہے۔

(۶۸) بعض کہتے ہیں کہ ہم درویش ہیں ہم پر نماز معاف ہیں۔ ایسا کہنے والے کافر ہیں۔

(۶۹) ظاہری عمل کچھ نہیں دل پاک ہونا چاہیئے۔ یہ کفر ہے۔

(۷۰) جو شخص کہے کہ لوگ ہمارے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نماز کو فرض کفایہ اعتقاد کیا یا اس نے مذاق اڑانے کا ارادہ کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۷۱) اگر کوئی کہے میں "سید" ہوں نماز وغیرہ تو تمہارے لئے ہے، یہ کلمہ کفر یہ ہے۔

(۷۲) باپ سے نماز پڑھنے کا کہا گیا اس نے کہا میرے لڑکے پڑھتے ہیں یہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔

(۷۳) جس شخص نے کہا کہ "نماز وہی پڑھے جس کے بیوی بچے ہوں" اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۷۴) جس نے کہا کتنی زیادہ نمازیں ہیں میرا تو دل اُکتا گیا ہے۔ یا دل تنگ ہو گیا ہے ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے نماز پر اعتراض کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)۔

(۷۵) جو شخص فرض نماز کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ۲۸۴) جو نماز کو بوجھ کہے اس پر حکم کفر ہے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۰)۔

(۷۶) کوئی شخص تھکا ہوا تھا اور نماز کا وقت آ گیا تو اس نے کہا "ایک تو یہ مصیبت جان نہیں چھوڑتی" تو اس کا یہ کہنا کفر ہے۔

(۷۷) جو شخص کہے "اتنی نمازیں پڑھنے پر کون قادر ہے؟" ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دی۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۴، فتاویٰ عالمگیری، ج ۲ ص ۲۶۸)

(۷۸) جو شخص کسی حکمِ الٰہی کے بارے میں کہے "اس پر کون قادر ہے؟ جو اسے بجالائے" ایسے پر حکمِ کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۸)

(۷۹) کسی نے دوسرے سے نماز پڑھنے کا کہا اس نے جواب میں کہا نماز سے تجارت میں کوئی نفع نہیں ہوتا۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۸)

(۸۰) یہ کہنا کہ "نماز کوئی کاروبا تھوڑی ہے جو کروں میں تو کاروباری ہوں۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔"

(۸۱) اگر کسی نے کہا "ایک مرتبہ نماز پڑھی تھی بکری مر گئی اب کچھ اور نہ ہو جائے۔" اس نے کفر کیا۔

(۸۲) جس نے کہا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا برابر ہے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۸۳) جو فرض قرآن یا اجماعِ قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہے جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، غسلِ جنابت۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۶۶، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۳۰)

(۸۴) اگر کسی نے کہا کہ "اگر اللہ تعالیٰ مجھے پانچ سے زیادہ نمازوں کا یا رمضان کے علاوہ روزوں کا یا مال کے چالیسویں حصے سے زیادہ زکوٰۃ کا حکم دیتا تو میں نہ کرتا۔" ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۸۵) جو کہے اتنا اچھا ہے وہ آدمی جو نماز نہیں پڑھتا یہ کہنے والے پر حکمِ کفر ہے (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۸۶) یونہی یہ کہنے والا کافر ہے کہ نماز نہ پڑھنا بہت اچھا ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۰)۔

(۸۷) جو کہے نماز کس کیلئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یہ قول کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۸۹) جو کہے نماز مجھے موافق نہیں بیٹھتی یا حلال مجھے موافق نہیں رہتا یا کہا نماز کو ایک طرف رکھو یہ تمام اقوال کفر ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۹۰) "ہم کو کلمہ و نماز کی ضرورت نہیں" یہ کلمہ کفریہ ہے (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۷۹)

(۹۱) جو شخص نماز روزہ کو تسلیم کرے مگر ان کے عام معنوں سے ہٹ کر معنی بیان کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۸۷)

(۹۲) جو نمازیوں، روزہ داروں اور ان کے نماز، روزہ کی وجہ سے طعن و تشنیع کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۸۷)

(۹۳) جو کہے بہت نماز پڑھ لی کیا فائدہ ہوا یہ قول کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۹۴) اگر کسی سے کہا گیا نماز پڑھ تیری حاجتیں پوری ہوں گی اس نے کہا بہت نمازیں پڑھی ہیں کوئی حاجت پوری نہیں ہوتی اگر یہ قول نماز کی تحقیر اور اس پر طنز کی وجہ سے ہے تو کفر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)

(۹۵) جو نماز میں رکوع اور سجود کی فرضیت کا منکر ہو وہ کافر ہے (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۰)

(۹۶) جس پر زکوٰۃ واجب ہے اسے کہا گیا تو زکوٰۃ کیوں نہیں دیتا اس نے کہا "یہ ٹیکس میں نہیں دیتا" یا بطورِ انکار کہا "میں نہیں جانتا" ایسے پر حکمِ کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۱۲)

(۹۷) زکوٰۃ کو ظلم کہنا کفر ہے۔

(۹۸) اگر کوئی زکوٰۃ کے مشروع ہونے اور اس کی مقدار پر اعتراض کرے وہ کافر ہے۔

(۹۹) جو رمضان کی توہین کی نیت سے کہے بڑا بھاری مہینہ آگیا وہ کافر ہے (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۱) اور اگر روزہ رکھنا اس پر مشکل ہے اور اس وجہ سے یہ کہتا ہے اور روزہ کی توہین اس کا مقصد نہیں تو کفر نہیں لیکن اس طرح کہنا نہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دل تنگ ہونا بُرا ہے۔

(۱۰۰) جو روزۂ رمضان کے بارے میں کہے کتنے زیادہ ہیں میرا تو دل اُکتا گیا ہے یہ قول کفر ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۱۰۱) جو روزہ رکھنے والے پر طعن و تشنیع کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۶۶) یعنی جب روزہ رکھنے کی وجہ سے ہے۔

(۱۰۲) اگر کوئی جان بوجھ کر رمضان کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

(۱۰۳) روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اس قسم کی اور باتیں جس سے روزے کی ہتک و تحقیر کی ہو کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹)

(۱۰۴) اگر کوئی حج کی فرضیت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

(۱۰۵) اگر کوئی تحقیراً یہ کہے کہ کعبہ کی عمارت کا انداز تو پرانا ہے اس سے تو ہمارا گھر اچھے انداز پر بنا ہوا ہے تو ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۱۰۶) اگر کسی نے کعبہ کو گالی دی یا اس کو عیب لگایا یا اس کے زوال کی تمنا کی تو ایسا شخص کافر ہے۔

(۱۰۷) جس نے کہا "میں حلال و حرام کو نہیں پہچانتا" وہ کافر ہے جبکہ کہنے والا حرام و حلال کو برابر سمجھے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹)

(۱۰۸) جس نے کہا میں اللہ کی معرفت کیوں حاصل کروں میں نے تو اپنے آپ کو جہنم کے لئے مقرر کرلیا ہے یا کہے میں نے تو اپنا تکیہ جہنم میں لگالیا ہے یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ اس نے شریعت کا انکار کیا یا رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوگیا اور یہ دونوں چیزیں کفر ہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

(۱۰۹) جس نے کسی عبادت گزار سے کہا بس کر کہیں جنت سے آگے نہ گزر جانا یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے عبادت کا مذاق اُڑایا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵)

(۱۱۰) جو اذان کا مذاق اُڑائے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۰۳، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۱۱۱) اذان کا تحقیراً مذاق اڑانا یا یہ کہنا کہ گھنٹی کی آواز نماز کی اطلاع دینے کے لئے زیادہ اچھی ہے کفر ہے۔

(۱۱۲) جو اذان دینے والے کو اذان پر کہے تو نے جھوٹ بولا ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۳، عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۹)

(۱۱۳) جس نے مؤذن کی اذان کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا یہ کون محروم ہے جو اذان کہہ رہا ہے یا اذان کے بارے میں کہا غیر متعارف سی آواز ہے یا کہا اجنبیوں کی آواز ہے یہ تمام اقوال کفر ہیں۔ یعنی جب بطورِ تحقیر کہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۰۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۱۱۴) ایک نے اذان کہی دوسرا مذاق اُڑانے کے لئے دوبارہ اذان کہے تو اس پر حکمِ کفر ہے۔ (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۱۱۵) اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہِ انکار ہو کفر ہے (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۹)

(۱۱۶) جس نے کہا "فلاں مجھ سے بڑا کافر ہے" یہ قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۳۰۳)

(۱۱۷) جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہنے یا زُنّار باندھے یا کوئی دھاگہ باندھ کر کہے کہ زُنّار ہے، یہ افعال کفر ہیں۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۳، بہارِ شریعت حصہ ا ص ۵۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۸، ۲۰۹، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۸، فتاوی رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۰، ۸۵، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۱)

(۱۱۸) جس نے مذاق کے طور کافروں جیسی شکل وسیرت بنائی اس پر حکمِ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۳)

(۱۱۹) جس نے سر پر مجوسیوں کی ٹوپی رکھ کر کہا ''دل سیدھا ہونا چاہیئے'' یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہر شریعت کا انکار کیا۔(شرح فقہ اکبر ۳۰۵)

(۱۲۰) سر پر ہندوؤں کی طرح قشقہ لگانا کفر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ا ص ۵۳، فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۸۵)

(۱۲۱) جو شخص بغیر تاویل کے کہے یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے عذاب بنادی ہیں وہ کافر ہیں۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاوی خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۱)

(۱۲۲) جو شخص بغیر تاویل کے کہے اگر اللہ تعالیٰ فلاں چیز ہمارے اوپر فرض نہ کرتا تو اچھا ہوتا یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶۔فتاوہ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۱)

(۱۲۳) جو کہے میں توبہ نہیں کروں گا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے یہ کہنے والا بات کو اپنی توبہ کے لئے عذر بناتا ہے تو اس پر حکمِ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۹)

(۱۲۴) کسی سے کہا نیکی کا حکم کیوں نہیں دیتا اس نے کہا ''میں یہ فضول کام نہیں کرتا'' یہ کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵)

(۱۲۵) کسی نے دوسرے سے کہا فلاں کے پاس جاکر نیکی کا حکم دے اس نے کہا اس نے میرا کیا قصور کیا ہے کہ اسے نیکی کا حکم دوں یہ قول کفر ہے۔(فتاویٰ خانیہ ج ۳ ص ۵۷۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۲)

(۱۲۶) جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے۔وہ کافر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۴۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸)

(۱۲۷) جس کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور اس نے کہا بہت سنی ہیں بطورِ تحقیر ہے تو کفر ہے۔(مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۶، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۱)

(۱۲۸) جو کہے علمِ شریعت میں توحید نہیں یا کہے علمِ حقیقت، علمِ شریعت سے اعلیٰ ہے جب کہ مقصود شریعت کی توہین ہو یا کہا، علمِ شریعت کی کوئی حقیقت نہیں یہ سب اقوال کفریہ ہیں۔(مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۱۲۹) جس نے کہا میں طلاق ملاق کچھ نہیں جانتا بیوی کو گھر میں ہونا چاہیئے طلاق ہوجائے یا نہیں ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے حلال کو حرام کو برابر سمجھا۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷، فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲)

(۱۳۰) تجوید کو مطلقاً ناحق کہنے والا کافر ہے البتہ جو کسی خاص قاعدے کا انکار کرے اس پر حکم نہیں۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۲۳)

(۱۳۱) امر بالمعروف کے بارے میں یہ کہنا کہ ''اس میں رکھا ہی کیا ہے؟'' کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۵ ص ۱۱۷)

(۱۳۲) جو کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا ہے وہ کافر ہے۔

(۱۳۳) عدت میں نکاح کو حلال جان کر نکاح پڑھانے والا اور حلال سمجھ کر شرکت کرنے والے سب لوگوں پر حکمِ کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۴۴، ۲۶۶)

(۱۳۴) یہ کہنا کہ ''اگر ادھر کعبہ بھی ہوجائے تو سر نہ جھکاؤں گا'' کہ کلمہ کفریہ ہے۔(فتاوی رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۲۴۴، ۲۶۶)

(۱۳۵) جو کہے میت کے مال میں بیٹیوں کا حصہ نہیں اس پر حکمِ کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۹ ص ۳۶۹)

(۱۳۶) جو اسلامی طریقہ وراثت کے منکر ہوں وہ کافر ہیں۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۹ ص ۳۶۹)

علم و علماء سے متعلق

(۱) جس نے کسی عالم سے بغیر ظاہری سبب کے بغض رکھا اس پر کفر کا خوف ہے (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، بحر ص ۲۰۷، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۹۷، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۲) کسی عالم نے مونچھیں کتروائیں یا عمامہ کا شملہ لٹکایا دوسرے شخص نے بطور توہین کہا کتنا بُرا لگتا ہے یہ کہنے والے پر حکم کفر ہے کیونکہ اس نے عالم یا اس کے علم کی توہین کی ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰)

(۳) اگر کوئی عالم کسی بلند جگہ بیٹھے اور لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو کر مذاق کے طور پر سوال پوچھیں اور پھر تکیے ماریں تو ان سب پر حکم کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷ طحطاوی ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰، فتاوی بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)

(۴) جو مذاق اُڑانے کے طور پر کسی قرآن پڑھانے والے سے مشابہت کرتا ہے یعنی ڈنڈا پکڑ کر بچوں کو سمجھاتا ہے اس پر حکم کفر ہے کیونکہ قرآن پڑھانے والا بھی مانند جملہ علماء شریعت کے ہے پس قرآن یا قرآن کے پڑھانے والے سے استھزاء کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰، بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)

(۵) ایک شخص علم کی مجلس سے اُٹھ کر آیا دوسرے نے کہا یہ گرجا سے آیا ہے یہ کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷، شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۶) کسی شخص سے کہا گیا آؤ علم کی مجلس میں چلتے ہیں اس نے کہا ان چیزوں کو کرنے پر کون قادر ہے جو یہ لوگ بتاتے ہیں ایسے شخص پر حکم کفر ہے کیونکہ اس کے کہنے لازم آتا ہے کہ شریعت میں طاقت سے زیادہ کاموں کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۷، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۷) جس نے کہا علماء جو بتاتے ہیں اسے کون کر سکتا ہے یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ اس کلام سے لازم آتا ہے کہ شریعت میں ایسے احکام ہیں جو طاقت سے باہر ہیں یا علماء نے انبیاء پر جھوٹ باندھا ہے۔ معاذ اللہ! (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)۔

(۸) کسی نے دوسرے سے مذاق یا سنجیدگی میں کہا علم کی مجلس میں نہ جانا اگر گیا تو تیری بیوی کو طلاق ہو جائے گی ایسے پر حکم کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۹) اگر کسی نے کہا میں کیوں علم سیکھوں یہ قول کفریہ ہے جبکہ کہنے والے نے علم کو حقیر سمجھا یا اس نے یہ اعتقاد کیا کہ اسے علم کی کوئی حاجت نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۰، ص ۵۱۱)

(۱۰) جس نے کہا "ثرید کا پیالہ علم سے بہتر ہے۔" اس کا یہ قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱، بزازیہ ص ۳۳۵ ج ۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۱۱) جہالت علم سے بہتر ہے یا جاہل، عالم سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ اقوال کفریہ ہیں۔ (مجمع الانھر ص ۵۱۱ ج ۲) جبکہ علم کی توہین مقصود ہو۔

(۱۲) جس نے توہین کی نیت سے کسی عالم کا فتویٰ زمین پر پھینکا یا کہا شریعت کیا ہے ایسا قول کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷، فتاویٰ خیریہ ج ۱ ص ۱۰۵، فتاویٰ امجدیہ ص ۴۱۴ ج ۴ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ص ۵۱۰ ج ۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)

(۱۳) جس نے کہا عالم شوہر پر لعنت ہو یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے علم کے وصف پر لعنت کی اور شریعت کی توہین کی۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)

(۱۴) جس نے (توہین کی نیت سے) عالم کو عُوَیلم یا علوی کو عَلَیوی کہا اس نے کفر کیا۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۸، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۶، العقود الدریہ ج ۱ ص ۱۰۳ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷)

(۱۵) جس نے علم کی کتاب کو درانتی کہا (یعنی علماء علم سے لوگوں کا حلق یا حق کاٹتے ہیں) اس نے کفر کیا (شرح فقہ اکبر ص ۲۸۹، مجمع الانھر ص ۵۰۹)

(۱۶) عالم دین سے اس کے علم کی وجہ سے بغض رکھنا کفر ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ عالم دین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۱۸۲، العقود الدریہ ص ۱۰۴ ج ۱، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۱۷) فقہ کی کتاب کی توہین کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۲ ص ۳۴)

(۱۸) اجماعِ قطعی کا منکر کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۳۵)

(۱۹) ''مولوی لوگ کیا جانیں؟'' کہنا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۴) جبکہ علماء کی تحقیر مقصود ہو۔

(۲۰) جو کہے مولوی سب بدمعاش ہیں یعنی سب علماء کو برا کہے اس پر حکمِ کفر ہے۔(فتاویٰ امجدیہ ص ۴۵۴ ج ۴)

(۲۱) ''عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا'' کلمۂ کفریہ ہے(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۱۵)

(۲۳) یہ کہنا بھی کفر ہے کہ مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

(۲۴) یہ کہنا کہ ''دین اللہ تعالیٰ نے تو آسان اتارا تھا مولویوں نے مشکل کر دیا'' کفر ہے کیونکہ '' **الاستخفاف بالاشراف و العلماء کفر** ''(مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

(۲۵) جو کہے علماء جو علم سکھاتے ہیں محض قصے کہانیاں ہیں یا خواہشات ہیں یا محض دھوکہ ہیں یا کہا میں حیلوں کا علم کا منکر ہوں یعنی شریعت کو حیلہ کہا یہ تمام اقوال کفر ہیں۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۰)

(۲۶) جو کہے علم کا کیا کروں گا جیب میں روپے ہونے چاہیں ایسے پر حکمِ کفر ہے۔

(۲۷) کسی نے عالم سے کہا'' جا اور علم کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔'' یہ کفر ہے(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

(۲۸) جو کہے فساد کرنا عالم بننے سے بہتر ہے ایسے پر حکمِ کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱)

گناہوں سے متعلق

(۱) کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے جب کہ اس کا گناہ ہونا دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اسی طرح گناہ کو ہلکا و حقیر سمجھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۵۴، بحر ص ۲۰۶، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۷)

(۲) حرام یعنی قطعی کو حلال سمجھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۵۴، بہارِ شریعت حصہ ا ص ۵۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۹، فتاویٰ شامی ص ۳۵۷ ج ۶، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۰۴، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۰۱، العقود الدعیہ ج ۱ ص ۱۰۴، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۲، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۱)

(۳) محرمات (وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لئے حرام ہے) سے نکاح کو حلال سمجھنا، بلاضرورتِ شرعی شراب پینے یا مردار کھانے یا خون پینے یا خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال سمجھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۵۴، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۸۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۴)

(۴) حدِ نشہ تک پہنچی ہوئی نبیذ پینے کو حلال سمجھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۵۵)

(۵) حرامِ قطعی کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۸۱)

(۶) رزقِ حرام کھانے کے بعد اس پر الحمد للہ کہنا کفر ہے کہ یہ رزقِ حرام کھانے کو پسند کرنا ہے البتہ اگر مطلق رزق پر الحمد للہ کہا قطع نظر اس کے کہ یہ حرام ہے یا حلال تو حکمِ کفر نہیں۔(شرح فقہ اکبر ۲۸۱، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاویٰ بزازیہ ص ۳۳۹ ج ۶)

(۷) شراب پیتے یا زنا کرتے وقت قصداً بسم اللہ پڑھنا یا اس اعتقاد سے بسم اللہ پڑھنا کہ یہ دونوں حلال ہیں کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۵۶، عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳، بحر ص ۲۰۶ طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۸، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۹)

(۸) مردوں پر ریشم کے حرام ہونے کا انکار کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۷۶)

(۹) قتلِ نفس یا یتیم کے مال کھانے یا سود کو حلال سمجھنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۷۶)

(۱۰) اگر کسی سے کہا گیا نماز پڑھ تاکہ تو ایمان کی حلاوت پائے اس نے جواب میں کہا میں نہیں پڑھوں گا تاکہ میں نماز چھوڑنے کی حلاوت پاؤں یہ کہنے والے نے کفر کیا کیونکہ اس نے گناہ کی حلاوہ کو فرمانبرداری کی حلاوت پر ترجیح دی۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۸۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۴۰)

(۱۱) جو وجہ شرعی کے بغیر کہے فلاں کا قتل حلال ہے اس پر حکمِ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۶، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۱۲) یونہی بغیر وجہ شرعی کے کسی کا مال کھانے کو حلال کہنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ۲۹۷، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۱۳) جو شخص کہے اگر اس شراب سے کوئی حصہ بہہ جائے تو جبرئیل امین اسے اپنے پروں سے اُٹھائیں گے یہ کہنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۰۷، البحر الرائق ج۵ ص۲۰، فتاویٰ عالمگیری ج۳ ص۲۷۳، فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص۳۳۶)

(۱۴) جس نے حرامِ اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اس کی حرمت میں شک کیا کافر ہے جیسے شراب، زنا، لواطت، سود وغیرھا (شرح فقہ اکبر ص۳۰۸، البحر الرائق ج۵ ص۲۰۴، ص۲۰۷، فتاویٰ رضویہ قدیم ج۶ ص۵۷، فتاویٰ شامی ج۶ ص۳۵۷، مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۲)

(۱۵) جو حرام کام کرنے والے کو بطورِ تحسین کہے تو نے بہت اچھا کیا مثلاً قتل یا چوری پر کہے تو نے اچھا کیا یہ کہنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۰، مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۱)

(۱۶) اگر کسی فاسق کے بچے نے پہلی مرتبہ شراب پی اور اسکے رشتے دار اسے مبارک باد دے رہے ہیں اس پر پیسے لُٹا رہے ہیں ان سب پر حکمِ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۰، البحر الرائق ج۵ ص۲۰۸، فتاویٰ رضویہ قدیم ج۶ ص۹۶، فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۷۳، فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص۳۳۵)

(۱۷) جو شراب پینا حلال سمجھے وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۰۸)

(۱۸) جو شخص کہے شراب (خمر) کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۱)

(۱۹) جو کہے ''جو نشہ آور چیز نہ پیے وہ مسلمان نہیں۔'' یہ کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۱)

(۲۰) جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرنے یا لواطت کرنے کو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۱)

(۲۱) اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح حلال سمجھے وہ کافر ہے (شرح فقہ اکبر ص۳۱۶)

(۲۲) جو اجنبی عورت کا بوسہ لینا جائز سمجھے وہ کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص۳۱۶، البحر الرائق ج۵ ص۲۰۷، مجمع الانھر ۵۱۲)

(۲۳) ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔

(۲۴) بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا کفر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ۱ ص۵۳، فتاویٰ رضویہ قدیم ج۲ ص۳۵)

(۲۵) نبی کو قتل کرنا کفر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ۱ ص۵۳، فتاویٰ رضویہ قدیم ج۵ ص۳۵)

(۲۶) مسلمان کو کافر سمجھتے ہوئے کافر کہا تو کفر ہے اور گالی کے طور پر کہا تو کفر نہیں۔(البحر الرائق ج۵ ص۲۰۷، فتاویٰ رضویہ قدیم ج۶ ص۳۶، العقود الدریہ ج۱ ص۱۰۱، فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۷۸، فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص۳۳۱)

(۲۷) یہ تمنا کرنا کہ ظلم اور زنا اور قتلِ ناحق اور ہر وہ حرام جو کسی وقت حلال نہ ہو کاش حلال ہوتے یہ کلمہ کفریہ ہے۔(البحر الرائق ج۵ ص۲۰۸، بہارِ شریعت، فتاویٰ خانیہ ۳/۵۷۴، مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۲، فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۷۹، فتاویٰ بزازیہ ج۶ ص۳۳۵)

(۲۸) مشرکوں سے اخلاصِ قلبی کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج۲ ص۹)

(۲۹) حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا حنفی مذہب میں مطلقاً کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج۲ ص۹، مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۱، فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۷۲)

(۳۰) عام امت کو مشرک کہنا کفرِ فقہی ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج۶ ص۳۶)

(۳۱) جو رقص کرنے کو جائز سمجھے اس پر حکمِ کفر ہے (درمختار ج۶ ص۴۰۷، بزازیہ ج۶ ص۳۴۹)

(۳۲) جھوٹ بولا تو کیا برا کیا کلمہ کفریہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج۶ ص۱۷۵)

(۳۳) حرام صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھنا کفر ہے فقیر کا اسے حرام جانتے ہوئے دعا دینا کفر ہے اور کسی کا جانتے ہوئے آمین کہنا کفر ہے۔(مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۲، عالمگیری ج۲ ص۲۷۲، بزازیہ ج۶ ص۳۳۴)

(۳۴) کسی آدمی نے صغیرہ گناہ کیا دوسرے نے کہا توبہ کر اس نے کہا ''میں نے کیا کیا ہے؟ جو توبہ کروں۔'' یہ کہنے والا کافر ہے۔(مجمع الانھر ج۲ ص۵۱۲، فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۷۳، فتاوی بزازیہ ج۶ ص۳۳۴)

(۳۵) ظالم سے کہا گیا کہ تو اللہ اور مسلمانوں کو ایذا دیتا ہے اس نے کہا ہاں میں دیتا ہوں یا کہا اچھا کرتا ہوں ایسے پر حکمِ کفر ہے۔

(۳۶) جو شیطان سے کہے اے ابلیس میرا کام سنوار دے پھر تو جو مجھے کہے میں کروں گا۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہوں گا یہ قول کفر ہے۔

(۳۷) ایک آدمی نے جھوٹ بولا دوسرے نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے جھوٹ میں برکت دے۔ یہ کہنے والا کافر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۶۰، فتاویٰ تاتارخانیہ ج۵ ص۴۶۶)

(۴۸) جوشراب پی کرکہے مسلمانی دکھارہاہوں یا مسلمانی ظاہر ہوگئی ایسے پر حکمِ کفر ہے(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳) یعنی جبکہ اس شراب نوشی کو اسلام کہہ رہا ہو اور اگر شرابیوں پر اظہارِ افسوس کیلئے ہے کہ دیکھو یہ مسلمان ہیں مگر ان کی حرکتیں کیسی ہیں؟ تو کفر کا حکم نہیں۔

(۴۹) جوفسق وفجور کی مجلس کی طرف اشارہ کرکے کہے آؤ اور مسلمانی دیکھو یہ قول کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۸)۔

اذکار و تسبیحات سے متعلق

(۱) دوآدمیوں کا جھگڑا ہوا ان میں سے ایک نے کہا لاحول ولاقوۃ الاباللہ اس پر دوسرے نے کہا لاحول کچھ بھی نہیں ہے یا کہا میں لاحول ولاقوۃ الاباللہ کا کیا کروں؟ یا کہا لاحول بھوک کی جگہ فائدہ نہیں دیتی یا کہا لاحول روٹی کا فائدہ نہیں دیتی یا کہا لاحول روٹی کی جگہ کفایت نہیں کرتی یا کہا لاحول سے کچھ فائدہ نہیں دیتی یا کہا لاحول پیالے میں ثرید نہیں یہ تمام اقوال کفریہ ہیں(شرح فقہ اکبر ص ۶۸۱، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

(۲) دیگر تسبیحات (مثلاً سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ) کے متعلق مذکورہ بالا الفاظ کہنے کا حکم بھی یہی ہے کہ کفر ہے(شرح فقہ اکبر ص ۶۸۱، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳، البحر شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۶)

(۳) کسی نے کہا سبحان اللہ! اس پر دوسرے نے کہا تو نے اللہ کے نام کی کھال اتاردی۔ یہ کلمہ کفریہ ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۶۸۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۴)

(۴) بسم اللہ! بیٹھیں، اٹھیں، کھائیں کو بھی بعض علماء نے کفر کہا ہے لہٰذا اس سے بھی بچیں۔(شرح فقہ اکبر ص ۶۸۱)

(۵) ذکرِ الٰہی سے تمسخر کرنا کفر ہے۔(طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷)

ایمان سے متعلق

(۱) جس نے کہا میں ان شآ ءاللہ مؤمن ہوں اگر اپنے ایمان میں تردد کی وجہ سے کہا تو کفر ہے اور اگر اس وجہ سے کہا کہ معلوم نہیں خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر تو کفر نہیں۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۱، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۹)

(۲) اگر کسی شخص سے پوچھا گیا کیا تم مؤمن ہو اس نے کہا میں نہیں جانتا یہ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۹۶)

(۳) کوئی شخص اسلام قبول کرنے آیا تو اسے کہا گیا فلاں عالم کے پاس چلا جا میں اسلام کی صفت نہیں جانتا یا کہا فلاں تمہارے سامنے اسلام پیش کرے گا یا کہا مجلس کے آخر تک ٹھہر جا تمام صورتوں میں کہنے والے پر حکمِ کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۶، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۶، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸)

(۴) کوئی کافر مسلمان ہوا تو اسے کسی نے کہا کاش! تم ابھی مسلمان نہ ہوتے تاکہ میراث پالیتے یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۷، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۳، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۷، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۳، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۷، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۲)

(۵) جس نے دوسرے سے کہا تجھ پر اور تیرے اسلام پر لعنت ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۷، بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۰)

(۶) جوشخص کہے ”کاش! میں کافر ہوتا“ یہ کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۵)

(۷) جس نے کسی عیسائی عورت کو دیکھا تو کہا کاش! میں بھی عیسائی ہوتا تاکہ اس سے نکاح کرسکتا یہ کہنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۷، بحر ص ۲۰۸، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۵)

(۸) جو کہے میں مسلمانوں کے ساتھ مسلمان ہوں اور کافروں کے ساتھ کافر ہوں وہ کافر ہی ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۷)

(۹) جس شخص سے کہا گیا کیا تم مسلمان ہو اس نے کہا ”نہیں“ جواب دینے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۸، البحرالرائق ج ۵ ص ۲۰۷، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۶، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۲، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۰)

(۱۰) اگر کسی نے اسلام قبول کرنے والے سے کہا ”جس دین پر تُو تھا اس نے تیرا کیا نقصان کیا؟ کہ تُو نے اسلام قبول کیا“ یہ کہنے والا کافر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۹۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸)

(۳۰) جس نے کہا "حرام میرے لئے حلال ہے۔" یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۷)

(۳۱) کسی سے کہا گیا تو حلال کھا اس نے کہا حرام مجھے زیادہ پسند ہے یہ قول کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۰۷، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۱۱)

(۳۲) کسی سے کہا گیا حلال کھا اس نے کہا مجھے حرام ہی چاہئے ایسے پر حکم کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳ ۹۲)

(۳۳) جو شخص مال حرام صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھے اس پر حکم کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۰، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶)

(۳۴) جس نے کہا اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو مجوسی ہوں یا اللہ سے بیزار ہوں اور کہنے والا جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے تو اس پر حکم کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۳، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاویٰ خانیہ ص ۲، ۵۷ ج ۳، ۵۷، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۰۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۶، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۷۵)

(۳۵) اگر کسی نے کہا کہ اگر میں فلاں کام کروں تو کافر ہو جاؤں پھر اس کام کے کرنے کو کفر جانتے ہوئے کیا تو کافر ہو جائے گا۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۳، فتاویٰ امجدیہ ج ۶ ص ۴۱۸، العقود الدریہ ج ۱ ص ۱۰۳) اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو اور وہ کام کیا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا۔(شرح فقہ اکبر ص ۳۱۳)

(۳۶) کفر کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوسِ مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ...... البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۶، ص ۲۰۸، طحطاوی ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانہر ج ۲ ص ۵۱۲، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۳)

(۳۷) نیروز، مہرگان کو ہدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۶۷۳)

(۳۸) کافروں کے کسی فعل کو اچھا کہنا کفر ہے مثلاً یہ کہنا کہ کھاتے وقت خاموش رہنا مجوسیوں کا اچھا کام ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۰، ۱۲۶، ۱۵۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷)

(۳۹) کافر کی تعظیم کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۷، ۱۴۹، ۱۵۲، ۱۸۵، ۱۸۸)

(۴۰) کفر کو ہلکا جاننا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۳)

(۴۱) اپنے کفر کا اقرار کرنے والا کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۵۳، فتاویٰ خانیہ ص ۲، ۵۷، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۰۱)

(۴۲) کسی نے کہا مسلمانی کی صفت کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا میں نہیں جانتا جواب دینے والے پر حکم کفر ہے۔(فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۸)

(۴۳) کافر کو کافر نہ جاننا (ماننا) کفر ہے۔(فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۳۹۹)

(۴۴) دھوکہ دہی کے لئے الفاظِ کفر بکنا بھی کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۱۲)

(۴۵) دسہرے (ہندؤوں کی رسم) میں شرکت کو علماء نے کفر لکھا ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۴۹)

(۴۶) بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۴۹، فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴ ص ۶۷۲)

(۴۷) کافروں کی جے بولنا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۴۹)

(۴۸) فرعون کو مؤمن کہنا اور اس کا ایمان مؤمنوں کے ایمان سے زیادہ بتانا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۹۱)

(۴۹) جو ایمان پر راضی نہ ہو وہ کافر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

(۵۰) جو کہے میں اسلام کی صفت نہیں جانتا وہ کافر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

(۵۱) بیوی نے اپنے شوہر سے کہا تیرے ساتھ رہنے سے تو کافر ہونا بہتر ہے یہ قول کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۲)

(۵۲) بیوی نے شوہر سے کہا اگر تو نے آئندہ مجھ پر زیادتی کی یا میرے لئے یہ چیز نہ خریدی تو میں کافر ہو جاؤں گی کہنے والی فوراً کافر ہو گئی۔(فتویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹)

(۵۳) جو کہے اگر میں کافر ہو جاؤں تو مجھے کیا نقصان ہوگا؟ یہ قول کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹)

(۵۴) جو کہے خیانت کرنے سے کافر ہونا بہتر ہے اس پر حکم کفر ہے۔(بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۳)

(۵۵) دیوتاؤں کی تصویریں زینت وآرائش کیلئے لگانا گناہِ کبیرہ اور کافروں کے باطل معبودوں کی تعظیم کرنا مقصود ہو تو کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۳ ص ۴۸۷)

گانوں میں کفریہ اشعار

(۱) جانے دل میں کب سے ہے تو.................جب سے میں ہوں تب سے ہے تو

مجھ کو میرے رب کی قسم یارا.................رب سے پہلے ہے تو

(۲) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا.................ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

(۳) روپ یہ تیرا سیپ کا موتی یا آسمان کی دھول ہے.................تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

(۴) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں.................پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیری

(۵) چاہا ہے تجھے چاہیں گے.................تجھے اپنا خدا ہم بنائیں گے

(۶) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟.................پوجا کروں سجدہ کروں بولو تجھے کیسے چاہوں؟

(۷) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جئیں گے محبت کریں گے

......سزا رب جو دے منظور ہوگی اب ہم تمہاری عبادت کریں گے

(۸) پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا.................بڑی بھول ہوئی یہ کیا سمجھا یہ کیا جانا؟

(۹) یا رب تو نے یہ دل توڑا کس موسم میں ؟.................یہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے۔

(۱۱) اک فرصتِ گناہ ملی وہ چار دن.................دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے

(۱۲) مانگ لوں گا میں خدا سے چرا لوں گا تجھے.................تجھ سا موتی دوسرا اس کے خزانے میں نہیں

خدا سے چرا لینا اور اس جیسا دوسرا خدا کے خزانے میں نہیں یہ دونوں باتیں خدا کی قدرت کی نفی پر مبنی ہیں اس لئے کفر ہیں۔

(۱۳) بن تیرے خدا کرے جنت عطا.................ایسی جنت کی گلی کو نہ چھوڑ دوں؟

(۱۴) ہر دکھ کو گلے لگایا ہر مصیبت میں ساتھ نبھایا.................کیا کروں تعریف فرصت سے رب نے انہیں بنایا

(۱۵) تیری اونچی شان ہے مولا۔ مجھ کو بھی تو لفت کرا دے بنگلہ موٹر کار لا دے.................کیسے کیسے کو دیا ہے ایسے ویسے کو دیا ہے اب تو چھپڑ پھاڑ

مولا اپنی جیبیں جھاڑ مولا

(۱۶) اگر ہم کہیں اور وہ مسکرا دیں.................ہم ان کے لئے زندگانی لٹا دیں

قیامت کے دیوانے کہتے ہیں ہم سے.................چلو انکے چہرے سے پردہ ہٹا دیں

اگر خود کو بھولیں تو کچھ بھی نہ بھولیں.................کہ چاہت میں ان کی خدا کو بھلا دیں

(۱۷) تیرے نام کا میں کلمہ پڑھوں رات دن تجھے یاد میں کروں اس بات کا خدا گواہ

اشعار

(۱) بے چینیاں سمیٹ کر سارے جہاں کی.................جب کچھ نہ بن سکا تو میرا دل بنا دیا

(۲) دنیا بنانے والے دنیا میں آکے دیکھ.................صدمے سہے جو میں نے تو بھی اُٹھا کے دیکھ

(۳) دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی.................تو نے کاہے کو دنیا بنائی

(۴) ہر دکھ کو گلے لگایا ہر مصیبت میں ساتھ نبھایا.................کیا کروں تعریف فرصت سے رب نے انہیں بنایا

(۵) اے خدا ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی.................تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی ، (معاذ اللہ عزوجل)

(۶) اس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پرانی ہے

متفرقات

(۱) کاہن کی غیب کی خبر کی تصدیق کرنا کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۴۹، بحر اص ۲۰۳، فتاویٰ خانیہ ص ۳۷۶، فتاویٰ شامی ج ۶ ص ۳۸۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵)

(۲) اگر کسی آدمی کو کفر کرنے کا حکم یا مشورہ دیا اگر چہ مذاق کے طور پر ہو یا اس بات کا پختہ ارادہ کیا کہ وہ کسی کو کفر کرنے کا حکم یا مشورہ دے گا تو خود کافر ہو گیا۔ کیونکہ کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ خواہ اپنے کافر ہونے پر راضی ہو یا دوسرے کے۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۴۶، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۸، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۲، طحطاوی علی الدرج ۲ ص ۴۷۹) دوسرے کے کفر پر راضی ہونا اگر اپنی دشمنی و عداوت کی وجہ سے ہو تو کفر نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۵، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۷، ص ۳۴۹، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۶۰)

(۳) کسی عورت کو کفر کرنے کا حکم یا مشورہ یا فتویٰ دینا تاکہ وہ اپنے شوہر سے جدا ہو جائے کفر ہے۔(اگر چہ عورت جدا نہ ہوگی)(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۶، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۲، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۶۔ فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۳۰)

(۴) (حضرتِ ابوبکر صدیق و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میں سے کسی کی خلافت کا انکار کرنا یا حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی صحابیت کا انکار کرنا کفر ہے۔(شرح اکبر ص ۲۷۰، بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۱، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۵، ۳۶، شامی ص ۳۷۷، العقود والدایہ ج ۱ ص ۱۰۴، نہر الفائق ج ۳ ص ۲۵۳، طحطاوی علی الدر ج ۲ ص ۴۷۹، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۱۸، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۸۵)

(۵) جس شخص نے کفر کرنے کا ارادہ کیا اگر چہ سو سال بعد ہو وہ فی الحال کافر ہو گیا (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۳، فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۳۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳، فتاویٰ تاتارک خانیہ ج ۴ ص ۴۳۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۹) مثلاً کسی شخص کے بہت سے نقصان ہوئے اس پر اس نے کہا کہ اگر آئندہ میرا کوئی نقصان ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا۔

(۶) جو کفریہ بات پر رضامندی سے ہنسا وہ بھی کافر ہو گیا۔(شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۱۲، فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۱، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۵ ص ۴۵۹) بے اختیار ہنسی آئی تو معاف ہے جیسے کوئی ایسی بات ہو جو کفریہ ہے مگر لطیفے یا مزاح کا معنی رکھتی ہوا اور اسے سن کر بے اختیار ہنسی آئی اس پر حکم کفر نہیں البتہ اگر اس کے ساتھ دل سے راضی بھی ہو تو کفر ہے۔

(۷) جو اسلام و ایمان پر راضی نہ ہو وہ کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

(۸) جو شخص کفر پر راضی ہے وہ کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۹، شرح فقہ اکبر ص ۲۵۶، فتاویٰ بزازیہ ص ۳۲۹ ج ۶، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۲۵، ص ۱۵۱، فتاویٰ خانیہ ص ۵۷۲، امجدیہ ج ۴ ص، العقود والدریہ ج ۱ ص ۱۰۱، بزازیہ ج ۶ ص ۳۲۶) خواہ اپنے کفر پر ہو یا کسی دوسرے کے کفر پر۔ جیسے کوئی اپنے یا کسی اور کے بارے میں تمنا کرے کہ کاش! میں یا وہ کافر ہوتے۔

نوٹ:

اسی طرح اگر کوئی مسلمان تحریری یا زبانی طور پر اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کرے تو وہ دین سے خارج ہو جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا ایسے لوگوں کو توبہ کرنا فرض ہے اور اپنے ایمان و نکاح کی تجدید کریں۔

(۹) حضرتِ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) پر قذف جیسی تہمت لگانا کفر ہے۔(شامی ص ۳۷۸، العقود والدریہ ج ۱ ص ۱۰۴، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۷، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴، فتاویٰ تاتار خانیہ ج ۵ ص ۴۸۵، بہار شریعت ص ۱۷۱ حصہ ۹، البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۴، فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۲۵) اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۱ ص ۲۱۶)

(۱۰) جنوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ جن و شیطان بدی کی قوت کے نام ہیں اور کچھ نہیں کفر ہے۔(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۲۴)

(۱۱) کعبۂ معظمہ کی توہین کرنا کفر ہے۔(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۵۳)

(۱۲) جو کسی کافر کے لئے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے۔(بہار شریعت حصہ ۱ ص ۵۵)

(۱۳) جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف نکلے وہ کافر ہے۔

(۱۴) صحابہ کے صبر و تحمل کو شرمناک کمزوری اور نامردی کہنا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۶ ص ۱۵۷)

(۱۵) جو نیکیوں کو اچھا، گناہوں کو برا، نیکیوں پر ثواب، گناہوں پر استحقاق عذاب اور عبادت کا وجوب نہ مانے وہ کافر ہے۔ (مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۹)

تجدید ایمان کا طریقہ

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ آدمی کو وقتاً فوقتاً توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرتے رہنا چاہیے۔ اگر یقینی طور پر کلمہ کفریہ سرزد ہوا تو یہ فرض ہے ورنہ مستحب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے۔ اے اللہ مجھ سے جو فلاں کفر (یہاں کفریہ کلمہ کا ذکر کرے) سرزد ہوا میں اس سے بیزار ہوں اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اس بیوی والا ہے تو دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں نئے سرے سے نئے مہر پر نکاح کرے۔ قاضی سے نکاح پڑھوانا ضروری نہیں۔ خود بھی عورت سے کہہ سکتا ہے میں نے تجھ سے نکاح کیا وہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر یقینی طور پر کفر سرزد نہ ہوا تو احتیاطاً روزانہ توبہ و تجدید ایمان کرتا رہے اس میں یوں کہے اے اللہ اگر مجھ سے کوئی کفر سرزد ہوا تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لے۔ اور وقتاً فوقتاً تجدیدِ نکاح بھی کرتا رہے۔